ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

13

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
32واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

6 تا 12 رمضان المبارک 1444ھ / 28 مارچ تا 3 اپریل 2023ء

فرائض کا مقام

قرآن حکیم ہی سے یہ بات ہم پر واضح ہوئی ہے کہ نوافل کا درجہ فرائض کے بعد ہے اور فرائض کا جو تصور ہمارے ہاں رائج ہو چکا ہے کہ نماز، حج اور زکوٰۃ ہی بس فرائض دینی ہیں، تو دراصل یہ اسلام کے قانونی اور فقہی فرائض ہیں اور بلاشبہ صحیح اور حقیقی فرائض ہیں اور حدیث صحیحہ کی رو سے یہ ''ارکان اسلام'' ہیں اور ہر دور اور ہر مرحلے میں اُن کی بجا آوری فرض ہے۔ لیکن یہ بات پیشِ نظر رہے کہ ان فرائض کے ضمن میں تمام تفصیلی احکام ہمارے آئمہ وفقہاء نے اس دور میں مدوّن کیے تھے کہ جب اسلام ایک غالب اور عالم گیر قوت کی حیثیت سے دنیا میں موجود تھا اور کرۂ ارضی کے ایک قابل ذکر حصہ میں شریعتِ اسلامی اور نظام قرآنی بالفعل قائم و نافذ تھا۔ اس غلبۂ دین حق کے دور میں اقامت دین کی سعی وجدوجہد فرائض کی فہرست میں داخل نہیں تھی، اس کی وجہ سمجھ میں آتی ہے لیکن اس وقت جب کہ حق غالب نہ ہو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اور خاتم النبیین والمرسلین جناب محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت نافذ نہ ہو...... اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلهِ کا اٹل اصول ہمارے تمام دنیوی اُمور میں جاری وساری نہ ہو۔ احکام خداوندی خود مسلم معاشرے میں پامال کیے جا رہے ہوں اور سنتِ رسول ﷺ کا استہزا ہو رہا ہو تو اس وقت ان فرائض عبادات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سب سے مقدم اور سب سے اہم فرض حق کو غالب کرنے کی سعی و جہد کرنا ہے۔ اس جدو جہد اور سعی، کوشش اور کشمکش کے ساتھ نماز ہے تو صحیح نماز ہے، روزہ ہے تو صحیح روزہ ہے، حج ہے تو صحیح حج ہے، زکوٰۃ ہے تو صحیح زکوٰۃ ہے۔ یہ وہ گہرا احساس فرض جس کی بنا پر میں نے آپ کو پکارا ہے کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللهِ ؟

(اقتباس از خطاب بانی محترمؒ بموقع تاسیسی اجلاس تنظیم اسلامی، 27 مارچ 1975ء)

اس شمارے میں

آئینِ پاکستان: اناللہ وانا الیہ راجعون

رمضان المبارک کی تیاری

پاکستانی سیاست میں تصادم کا ذمہ دار کون؟

ہمدردی و خیر خواہی کا مہینہ

اولاد کے حقوق

تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں

قرآن کریم شیطان کے دخل سے پاک ہے

الهدیٰ — ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1029

سُورۃُ الشُّعَرَاء — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 209 تا 211

ذِکۡرٰی ۛ۟ وَ مَا کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۲۰۹﴾ وَ مَا تَنَزَّلَتۡ بِہِ الشَّیٰطِیۡنُ ﴿۲۱۰﴾
وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لَہُمۡ وَ مَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ﴿۲۱۱﴾ؕ

آیت ۲۰۹: ﴿ذِکۡرٰی ۛ۟ وَ مَا کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۲۰۹﴾﴾ ”یاددہانی کے لیے‘ اور ہم ظالم نہیں ہیں۔“

گویا اس سلسلے میں یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے جس کا ذکر سورۂ بنی اسرائیل میں اس طرح آیا ہے: ﴿وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾﴾ ”اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ رسولؑ نہ بھیج دیں“۔ یعنی کسی قوم پر اُس وقت تک کبھی عذابِ استیصال نہیں آیا جب تک انہیں خبردار کرنے کے لیے کوئی رسولؑ مبعوث نہیں کر دیا گیا۔ لیکن رسولؑ کے اتمامِ حُجت کرنے کے بعد بھی اگر متعلقہ قوم ایمان نہ لائی تو پھر ایسا عذاب آیا کہ صفحۂ ہستی سے اس قوم کا نام ونشان تک مٹا دیا گیا: ﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ؕ﴾ (الانعام: ۴۵) ”پھر ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی۔“

آیت ۲۱۰: ﴿وَ مَا تَنَزَّلَتۡ بِہِ الشَّیٰطِیۡنُ ﴿۲۱۰﴾﴾ ”اور اس (قرآن) کو لے کر شیاطین نازل نہیں ہوئے۔“

عربوں کے ہاں عام لوگ شاعروں کے بارے میں یہ خیال رکھتے تھے کہ ان کے قابو میں جن ہوتے ہیں جو ان کو نئی نئی اور اچھی اچھی باتیں اشعار کی شکل میں جوڑ جوڑ کر دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جب قرآن نازل ہونا شروع ہوا تو بعض مشرکین نے اس کے بارے میں بھی کہنا شروع کر دیا کہ اسے شیاطین جن نازل کر رہے ہیں۔

آیت ۲۱۱: ﴿وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لَہُمۡ وَ مَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ﴿۲۱۱﴾﴾ ”اور نہ تو ایسا کرنا ان کے لائق ہے اور نہ ہی وہ اس کی استطاعت رکھتے ہیں۔“

درس حدیث — روزہ اور قرآن کی شفاعت

عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو ؓ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اَلصِّیَامُ وَالۡقُرۡاٰنُ یَشۡفَعَانِ لِلۡعَبۡدِ یَقُوۡلُ الصِّیَامُ: اَیۡ رَبِّ اِنِّیۡ مَنَعۡتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھَوَاتِ بِالنَّھَارِ فَشَفِّعۡنِیۡ فِیۡہِ وَیَقُوۡلُ الۡقُرۡاٰنُ: مَنَعۡتُہُ النَّوۡمَ بِاللَّیۡلِ فَشَفِّعۡنِیۡ فِیۡہِ فَیُشَفَّعَانِ))

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو دن میں کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا تھا، آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کے سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا۔ اے میرے ربّ! آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول فرمائی جائے گی۔“

ہفت روزہ　لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

6 تا 12 رمضان المبارک 1444ھ　جلد 32
28 مارچ تا 3 اپریل 2023ء　شمارہ 13

مدیر مسئول　حافظ عاکف سعید
مدیر　ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون　فرید اللہ مروت

نگرانِ طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" ملتان روڈ چونگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک .... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئین پاکستان: انا للہ وانا الیہ راجعون

الیکشن کمیشن نے اس عذر کی بنا پر کہ حکومتی محکموں اور اداروں نے انتخابات کے حوالے سے تعاون کرنے سے معذوری کا اظہار کر دیا ہے پنجاب میں انتخابات منسوخ کر دیے ہیں۔ جن دو صوبائی اسمبلیوں کو وزراءِ اعلیٰ نے تحلیل کیا تھا اور وہاں نگران وزراءِ اعلیٰ کا تقرر بھی ہو گیا تھا۔ 90 دن میں وہاں انتخابات کا انعقاد آئینی تقاضا ہے۔ جب نگران حکومتوں نے انتخابات کے حوالے سے لیت ولعل سے کام لیا تو سپریم کورٹ نے ازخود نوٹس لیا اور واضح حکم جاری کر دیا گیا کہ انتخابات کے حوالے سے آئینی تقاضے کو پورا کیا جائے۔ البتہ جتنا وقت بحث مباحثے اور عدالتی کارروائی کی وجہ سے ضائع ہو گیا ہے آرٹیکل 254 کا اسے کور دیا جائے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ کیونکہ پنجاب اسمبلی 48 گھنٹے گزرنے کے بعد خود بخود تحلیل ہوئی تھی لہٰذا اس کے انتخابات کی تاریخ الیکشن کمیشن صدر کے مشورے سے دے اور KPK کی اسمبلی گورنر کے دستخطوں سے تحلیل ہوئی تھی اس کی تاریخ وہاں کا گورنر الیکشن کمیشن کے مشورہ سے دے۔ صدر اور الیکشن کمیشن نے مشورہ سے 30 اپریل کو پنجاب اسمبلی کے انتخابات کا اعلان کر دیا البتہ KPK کے گورنر پہلے ٹال مٹول کرتے رہے بالآخر 28 مئی کی تاریخ دی لیکن کچھ دنوں بعد اس سے بھی مکر گئے۔ بہرحال ان حیلوں کا سہارا لے کر الیکشن کمیشن مقررہ وقت پر انتخابات کرانے سے انکاری ہو گیا۔ گویا آئین پاکستان سے بھی انحراف کیا گیا اور عدالت عظمیٰ جس کے فیصلے کو آخری اور حتمی حیثیت حاصل ہوتی ہے، اُس کو بھی سرعام رد کر دیا گیا۔

الیکشن کمیشن نے جو عذرات پیش کیے اُن میں دو بڑے عذر ہیں ایک یہ کہ معیشت کی صورتِ حال خراب ہے اور دوسرا سکیورٹی کی صورتِ حال بڑی تشویش ناک ہے۔ جہاں تک معیشت کا تعلق ہے پاکستان کے ایک سال کے کُل اخراجات کا 0.15 فیصد انتخابات پر خرچ ہوتا ہے گویا معیشت پر اس کا اثر نہ ہونے کے برابر ہو گا جبکہ لگژری گاڑیوں کی درآمد پر اربوں روپے خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ حکومتی عہدہ داروں کے اللے تللے جاری ہیں۔ بیرونی ملکوں کے بڑے بڑے قافلوں کے ساتھ شاہانہ دورے ہو رہے ہیں۔ صرف وزیر خارجہ کے دوروں پر کئی ارب خرچ ہو چکے ہیں جبکہ ان دوروں کا ملک کو رتی بھر فائدہ نہیں ہوا ہے۔ IMF مسلسل دھتکار رہا ہے اور کوئی ہماری بات بھی سننے کو تیار نہیں۔ جہاں تک سکیورٹی خدشات کا تعلق ہے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ 2008ء، 2013ء اور 2018ء کے انتخابات کے موقع پر سکیورٹی صورتِ حال آج سے کہیں زیادہ خراب تھی۔ گویا یہ سب عذراتِ لنگ ہیں۔ اہم سوال یہ ہے کہ اس کی کیا گارنٹی ہے کہ چند ماہ بعد سب اچھا ہو جائے گا۔ پاکستان کی معیشت بڑی مضبوط ہو جائے گی اور سکیورٹی کی صورتِ حال شان دار ہو گی۔ یہ آئیڈیل صورت حال تو شاید کئی سال تک نہ بن سکے۔ تو کیا الیکشن ایک طویل مدت کے لیے ملتوی کر دیے جائیں۔ درحقیقت PDM سمجھتی ہے کہ اس وقت انتخابات کا انعقاد اُس کی سیاسی موت کا باعث بن جائے گا۔

ترکی میں تاریخ کا بدترین زلزلہ آیا، لیکن طیب اردگان بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ انتخابات 14 مئی

کو بروقت ہوں گے۔ تاریخ سے بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں کہ مختلف اقوام جنگوں میں ملوث ہوئیں۔ اُن پر مختلف آفات آئیں، لیکن اُنہوں نے بروقت انتخابات کا انعقاد کر کے اپنے ملک کی سلامتی کو یقینی بنایا۔ یہ صورت حال اتنی سادہ نہیں جتنی بعض لوگ سمجھ رہے ہیں۔ آئین شکنی اور عدالت عظمیٰ کی حکم عدولی اگر نظیر بن جاتی ہے تو پاکستان بنانا ریپبلک بن جائے گا۔ کل کوئی بھی حکومت یا بڑی قوت آئین کی کسی بھی شق کو اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیتی ہے اور نظیر کے طور پر پنجاب کے انتخابات کی منسوخی کا حوالہ دیتی ہے تو کسی کے پاس کیا جواز یا دلیل ہوگی کہ اُس نافرمان قوت سے کہا جائے کہ وہ آئین اور عدالت کا احترام کرے اور من مانی نہ کرے۔ عین ممکن ہے کہ آج آئین شکنی اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے کو رد کرنے کا عمل جن محدود لوگوں کے ذاتی اور سیاسی مفادات کو فائدہ پہنچا رہا ہے اور وہ اُس پر بھرپور خوشیوں کا اظہار کر رہے ہیں۔ آنے والے کل میں اس طرح کی آئین شکنی اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے کا ردان کے ذاتی اور سیاسی مفاد کے لیے تباہ کن ہوگا تب وہ جتنی بھی چیخ و پکار کریں گے وہ خود اُن پر ہی واپس آئے گی۔ اگرچہ پاکستان کے آئین میں چند سقم موجود ہیں جن کی وجہ سے یہ منافقت کا پلندہ بن جاتا ہے۔ لیکن بنیادی طور پر سیاست، معیشت و معاشرت کے حوالے سے اصولی اسلامی تعلیمات اس میں موجود نہیں۔ آئین ریاست اور اُس کے شہریوں کے مابین مقدس عہد کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر اس عہد کو پامال کیا جائے گا تو نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔ لہٰذا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کون سی آئین شکنی اور عدالتی فیصلہ کا رد کسی کے مفاد میں ہے اور کس کے مفاد میں نہیں ہے بلکہ معاملہ اُس سے بڑھ کر ہے۔

خوشگوار حیرت اس بات پر ہے کہ اس حوالے سے اسلام اور جدید ریاست کے تقاضوں میں کوئی قابل ذکر فرق نہیں ہے۔ اسلام بھی نظم وضبط کا قائل ہے اور قاضی کے فیصلے کو من وعن تسلیم کرنے کا کہتا ہے چاہے وہ وقت کے حکمران کے خلاف ہی کیوں نہ صادر ہوا ہو۔ صرف خلفائے راشدین ہی میں سے نہیں تاریخ گواہ ہے کہ بعد کے خلفاء میں سے بھی اکثریت نے قاضی کے فیصلے کے سامنے سرنڈر کیا۔ آج کی جدید ریاست نے اپنے نظم وضبط کو آئین کا نام دیا ہے اور جج کوئی بھی فیصلہ دے وہ مدعی یا مدعاعلیہ کو پسند ہو یا نہ ہو اُس کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ آئین پاکستان کو توڑ مروڑ دینا اتنی سادہ اور عام سی بات نہیں ہے۔ یہ مسلمانانِ پاکستان پر اور پاکستان میں اسلام کے نفاذ کے حوالے سے بہت ہی بُری طرح اور خطرناک انداز میں اثر انداز ہوگی۔

آیئے فرض کریں کہ پاکستان میں کوئی اللہ کا نیک بندہ حکمران بن جاتا ہے وہ تمام ریاستی اداروں کو بھی اسلام کی راہ پر ڈال دیتا ہے اور آئین سے بھی غیر اسلامی شقات نکال کر اور اُسے خالصتاً اسلامی بنا دیتا ہے اور ملک میں صحیح اسلامی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ لیکن عین ممکن ہے کل کلاں یعنی مستقبل میں کوئی ظالم حکمران آجاتا ہے اور اُس کی راہ میں آئین کی کچھ اسلامی شقات حائل ہوتی ہیں تو وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے کسی شق کو ماننے سے انکار کر دے اور کسی قاضی کے فیصلے کو نہ مانے تو اُس کے پاس 2023ء کی نظیر پیش کرنے کا جواز ہوگا۔ وہ کہہ سکے گا کہ اگر یہ سب کچھ 2023ء میں جائز تھا تو آج کیوں نہیں۔ یہ آئین کی ایسی خلاف ورزی ہے جسے خود حکومت کے اپنے اٹارنی جنرل برداشت نہیں کر سکے اور مستعفی ہو گئے ہیں۔ گویا حکومت کی آئین اور عدالتِ عظمیٰ کے خلاف بغاوت جہاں پاکستان کی سلامتی کے لیے انتہائی خطرناک، تشویش ناک، ضرر رساں، مہلک اور تباہ کن ہے وہاں اسلام کے لیے بھی قطعی طور پر اچھا شگون نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ اگر ان غلط کاریوں سے خدانخواستہ پاکستان کی سلامتی پر حرف آتا ہے تو اسلام کہاں نافذ کریں گے۔ یاد رہے ڈاکٹر اسرار احمدؒ مرحوم یہ فرما چکے ہیں کہ جب تک اسلامی نظام نافذ نہیں ہوتا ہمیں جمہوری طرز حکومت کی مکمل حمایت کرنا ہوگی اور بقول آپؒ کے انتخابات کی ضرورت جمہوری نظام میں ویسی ہے جیسی انسان کی زندگی کے لیے ہوا اور پانی ضروری ہے۔ لہٰذا سوچنے کا مقام ہے کہ PDM یا سیاست دان اپنے ذاتی مفادات کے لیے اور محدود تعداد میں اُن کے حمایتی محض اپنی انا کی جھوٹی تسلی کے لیے اس فیصلے کی حمایت کرتے ہیں تو گویا وہ اپنی ذات کو ملک قوم اور دین کے مفادات پر ترجیح دے کر ملک وقوم کو بربادی کے راستے پر ڈال رہے ہیں۔ اُن سے استدعا ہے کہ وہ اپنے ضمیر کی پکار سنیں اور وقتی سوچ اور اپنی انا سے بلند ہو کر ملک اور قوم اور اپنے دین کے لیے سوچیں۔

آخر میں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ صرف ملکی سطح پر نہیں ہو رہا یہ گریٹ گیم کا حصہ ہے۔ ایک بات بالکل عیاں ہوگئی ہے کہ امریکہ اس حوالے سے ڈبل گیم کر رہا ہے، ایک طرف زلمے خلیل زاد عمران سے ہمدردی کا اظہار کر رہا ہے اور دوسری طرف پینٹا گون حکومت اور مقتدر حلقوں کو عمران کے خلاف اکسا رہے ہیں وگرنہ کسی مقامی قوت کے بس کی بات نہیں تھی کہ وہ عوام کی عظیم اکثریت کو یوں رد کر دے۔ امریکہ کا مقصد یہ ہے کہ دونوں کو تگڑا کیا جائے، دونوں کو لڑایا جائے اور پاکستان میں انارکی پیدا کر کے اپنے مذموم مقاصد حاصل کیے جائیں۔ ہم کسی طرح Routhchild انتظامیہ کے پاکستان کے دورے کو بلامقصد نہیں سمجھتے، آنے والا وقت بہت سے رازوں سے پردہ اُٹھائے گا۔

رمضان المبارک کی تیاری

(سورۃ البقرہ کی آیت 185 کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 17 مارچ 2023ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد

ماہ رمضان کی آمد آمد ہے اور اسی کے تعلق سے کچھ باتوں کی تذکیر آج مقصود ہے تاکہ ہم اس ماہ مبارک کے لیے پہلے سے ذہنی، قلبی اور عملی طور پر تیاری کریں۔ احادیث کی کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی دعا ملتی ہے کہ جب آپ ﷺ رجب کا چاند دیکھتے تو آپ ﷺ دعا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ)) ’’اے اللہ ہمارے لیے رجب، شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا دے۔‘‘

اللہ کے نبی اکرم ﷺ کا معروف خطبہ ہے جو آپ ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ کو صحابہ کرام ؓ کے سامنے پیش کیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ ماہ رمضان کی فضیلت، اس کے اعمال اور ان کی برکات ہمارے سامنے رہیں اور ہم اس ماہ مبارک سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرہ:185) ’’رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔‘‘

رمضان کا لفظ بھی بڑا اہم ہے۔ اس کا ایک ترجمہ ہے جلا دینے والا۔ اس حوالے سے ایک رائے یہ ہے کہ جب پہلی بار رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو اس وقت جھلسا دینے والی گرمی تھی۔ اس وجہ سے اس ماہ کا نام رمضان پڑ گیا۔ دوسرا مفہوم یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مہینہ بندے کے گناہوں کو جلا دیتا ہے، مٹا دیتا ہے، ختم کر دیتا ہے، لوگوں کی مغفرت کا، جنت میں داخلے کا ذریعہ بنتا ہے۔ جہنم سے آزادی کا ذریعہ بنتا ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں اس کے فضائل اور برکات ملتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو اس کی پہلی رات سے اللہ جنت کے سارے دروازے کھول دیتا ہے، کوئی بند نہیں ہوتا اور جہنم کے سارے دروازے بند ہوجاتے ہیں کوئی کھلا نہیں ہوتا۔‘‘

رمضان افضل کیوں ہے؟ سارے مہینے تو اللہ کے ہیں۔ اس کی فضیلت قرآن کریم خود بتا رہا ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾

’’رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔‘‘

سورۃ القدر میں فرمایا:

مرتب: ابوابراھیم

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ①﴾ ’’ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔‘‘

لیلۃ القدر کو ہم نے ماہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا ہے۔ اس رات لوح محفوظ سے قرآن مجید آسمان دنیا پر نازل ہوا۔ پھر ساڑھے 22 برس کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے نبی اکرم ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوا۔ اس لیے رمضان کا یہ مہینہ افضل ہے کہ اس میں قرآن نازل ہوا۔ رمضان کو رمضان بنانے والی چیز قرآن ہے۔ اسی شکرانے کے طور پر روزے رکھوائے جا رہے ہیں، رمضان کی راتوں میں نماز تراویح میں قرآن پڑھا جاتا ہے تاکہ قرآن سے تعلق قائم ہو، قدر کی رات کی فضیلت بھی اس وجہ سے کہ اس میں قرآن حکیم نازل ہوا۔ گویا رمضان میں فوکل پوائنٹ قرآن حکیم ہے کہ اسی طرف توجہ رہے، اس کی تلاوت کی جائے، اس کو سمجھا جائے اور پھر اس پر عمل کی کوشش کی جائے۔ پھر اس ماہ میں بدر کا میدان بھی سجا۔ مقصد کیا تھا:

﴿وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ﴾ (الانفال: 39)

’’اور دین کل کا کل اللہ ہی کا ہوجائے۔‘‘

یعنی قرآن کا نفاذ بھی ہو۔ اسی طرح فتح مکہ کا مرحلہ بھی رمضان میں سر ہوا۔ رمضان میں قرآن نازل ہوا اور رمضان ہی حضور ﷺ کے لیے متحرک ترین ماہ تھا۔ یہ ہمارا تصور ہے کہ رمضان آرام کا مہینہ ہے، کھانے پینے کا مہینہ ہے۔ سحری اور افطاری کی ڈیلز آرہی ہیں۔ اللہ کے بندو! پورا سال تو کھاتے پیتے رہتے ہو اس ماہ مبارک میں کھانا پینا ہلکا کرو تاکہ تم اپنی روح کی طرف توجہ کا معاملہ کر سکو۔ اس روح کی بیداری، ترقی، اس کی مضبوطی کے نتیجے میں اللہ سے تعلق کا پیدا ہوجانا، تقویٰ کا پیدا ہونا رمضان کی محنتوں کا مقصد ہے۔ آگے فرمایا:

﴿هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ ’’جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔‘‘ (البقرہ:185)

یہ سارے انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔ اول اس پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے، ہاں! طلب و تڑپ ہوگی تو اللہ اس قرآن تک بھی پہنچائے گا اور اپنی ذات سے بھی جوڑ دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ⑬﴾ (الشوریٰ) ’’اور وہ اپنی طرف ہدایت اُسے دیتا ہے جو خود رجوع کرتا ہے۔‘‘

قرآن کا پہلا تعارف یہ ہے کہ یہ لوگوں کے لیے ہدایت ہے، یہ برکت کا بھی ذریعہ ہے، یہ ثواب کا بھی ذریعہ ہے

لیکن یہ صرف ثواب کی کتاب نہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ ہدایت کی بھی کتاب ہے مگر ہدایت کن لوگوں کو ملے گی:

﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲﴾ (البقرہ) ’’ہدایت ہے پرہیزگار لوگوں کے لیے۔‘‘

حقیقی ہدایت ان لوگوں کو ملے گی جن کے دل میں رب کا ڈر ہوگا اور روزے کا حاصل کیا ہے۔ ارشاد ہوا:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۸۳﴾ (البقرہ) ’’تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہوجائے۔‘‘

دن کے روزے کا حاصل تقویٰ ہے اور رات کے قیام کا مقصد تعلق مع القرآن ہے۔ یعنی ہدایت کے حصول کے لیے محنت اور مشقت کرنا پڑے گی، دن کو روزہ رکھو، اپنی روح کو بیدار کرو، روح جب بیدار ہوگی تو اس کی غذا قرآن ہے۔ تقویٰ ہوگا تو قرآن سے ہدایت ملے گی۔ یہ دوطرفہ پروگرام ہے جو ہمیں ماہ رمضان میں تربیت، تزکیہ نفس اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے دیا گیا ہے۔ اس دوآتشہ پروگرام پر عمل کرنے سے رمضان کی برکتوں کو بعد میں بھی انسان محسوس کرے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ چاند رات کو ہی مسجدیں خالی ہوجائیں، چاند دیکھتے ہی جشن شروع ہو جائے اور اعلان ہوجائے کہ شیطان بھی آزاد ہم بھی آزاد۔ اس یاددہانی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو ان لمحات کے لیے تیار کریں کہ وہ ہم نے کس طرح گزارنے ہیں، اگر تو اپنے اندر تبدیلی آرہی ہے تو اللہ کا شکرادا کریں اگر نہیں تو پھر ہم چیک کریں کہ ہم عادتاً یہ چیزیں کررہے ہیں یا عبادتاً کررہے ہیں؟ بہرحال اس پورے ماہ مبارک میں محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ شوق اور جذبہ عطا کرے۔ ارشاد ہوا:

﴿وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ﴾ ’’لوگوں کے لیے ہدایت بنا کر اور ہدایت اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کی روشن دلیلوں کے ساتھ۔‘‘ (البقرہ:185)

کبھی اللہ بدر کو یوم الفرقان قرار دیتا ہے۔ یعنی حق و باطل کا فرق واضح کردینے والا دن اور کبھی اللہ قرآن کو الفرقان قرار دیتا ہے یعنی حق و باطل میں تمیز کردینے والا کلام۔ یہ وہ معیار اور کسوٹی ہے جس پر حق و باطل کی پرکھ ہوسکتی ہے۔

اب فرمایا:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ﴾ ’’تو جو کوئی بھی تم میں سے اس مہینے کو پائے (یا جو شخص بھی اس مہینے میں مقیم ہو) اس پر لازم ہے کہ روزہ رکھے۔‘‘ (البقرہ:185)

روزہ فرض ہے۔ یہ اس دین کی خوبصورتی ہے کہ روزہ اور حج جیسی عبادات کو اللہ تعالیٰ کبھی سردی میں لا رہا ہے اور کبھی گرمی میں لا رہا ہے۔ لیکن ہم حکم کے پابند ہیں ہر حال میں فرائض کو ادا کرنا ہے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اس کی برکات اور ثواب ہمارے سامنے ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

((الصوم لی وانا اجزی بہ))

’’بے شک روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ عطا کروں گا۔‘‘ (بخاری) کس قدر؟ سات سوگنا سے بھی زائد۔ اسی طرح دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((الصوم لی وانا أجزی به)) ’’بے شک روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں۔‘‘

ایک انسان کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہوگی کہ اللہ اُسے مل جائے، اللہ اس سے راضی ہوجائے۔ جو روزے کا حق ادا کرے گا اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ بدلے میں اُس کو اللہ مل جائے گا۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ کیا اللہ ہماری ترجیح اول ہے؟ آج ہم کس کس سے ملنا چاہتے ہیں؟ کس کس کے ساتھ سلفی لے کر دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں؟ اور اللہ جو ہمارا خالق ہے، رازق ہے، اور کروڑ ہا کروڑ نعمتیں عطا کرنے والا ہے اس اللہ کو پالینے کی خواہش ہمارے اندر ہے؟

اگر نہیں ہے تو پھر ہمیں اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیے، توبہ کرنی چاہیے اور رمضان کے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے، اس میں اپنی روح کو بیدار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، رمضان کی راتوں میں تعلق مع القرآن پیدا کرنا چاہیے۔ اللہ کو پانا آسان نہیں ہے مگر اللہ موقع دے رہا ہے۔ اس ذوق و شوق کے ساتھ کچھ لوگ 16 گھنٹے کا

پریس ریلیز 24 مارچ 2023ء

آیئے ہم ماہِ رمضان المبارک میں اللہ کی خصوصی رحمتوں سے بھرپور استفادہ کریں

شجاع الدین شیخ

آیئے ہم ماہِ رمضان المبارک میں اللہ کی خصوصی رحمتوں سے بھرپور استفادہ کریں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہیں نے کہا کہ رمضان المبارک کا مہینہ نیکیوں کا موسمِ بہار ہوتا ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اس ماہ مبارک میں جو مسلمان دن کا روزہ رکھیں گے اور رات کو قرآن سے جڑ کر اللہ کے حضور قیام کریں گے، قیامت کے دن روزہ اور قرآن دونوں اُن کے حق میں سفارش کریں گے۔ انہوں نے ترکیہ، شام اور پاکستان میں زلزلہ کے باعث ہونے والے جانی و مالی نقصان پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مصائب اور آزمائشیں اللہ کی طرف سے آتی ہیں اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ قوموں کو خوابِ غفلت سے جگانے کے لیے جھنجھوڑتا ہے تاکہ وہ اپنے اعمال کی اصلاح کریں۔ لہٰذا ہمیں ماہِ رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے گناہوں سے تائب ہوجانا چاہیے اور اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے اور اُس کی رضا حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوسکیں۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

روزہ بھی رکھیں گے۔ انگلینڈ کے اندر مسلمان بچے 18 گھنٹے کا روزہ رکھتے ہیں۔ سکول بھی جاتے ہیں، کالج بھی جاتے ہیں اور انگریز ان کو دیکھ کر پریشان ہوجاتا ہے کہ یہ کون سی مخلوق ہے۔ انہیں کیا پتا ہے کہ اللہ کو واقعتاً ماننے والوں کا طرزِ عمل کیا ہوجاتا ہے۔ زبان سے نہیں دل سے ماننے والوں کا طرزِ عمل کیا ہوتا ہے؟ تیر لگ رہے ہیں تو منہ پر الفاظ ہوتے ہیں رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔ میری جان اس کے لیے قبول ہو رہی ہے جو میرا خالق ہے، خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان لمحات کا انتظار کرتے ہیں جب فرمایا جائے گا: ﴿فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾﴾ (الفجر) ''تو داخل ہو جاؤ میرے (نیک) بندوں میں۔ اور داخل ہوجاؤ میری جنت میں!''

خدا کی قسم! یہ روزہ اس خوش قسمتی کو حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ اور آسان موقع ہے۔ دوسری طرف جس نے یہ موقع کھو دیا اس سے بڑا بدقسمت کوئی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جان بوجھ کر جس نے ایک روزہ ترک کیا اب وہ ساری زندگی بھی روزہ رکھتا رہے تو اس کا ازالہ ممکن نہیں ہے۔'' آگے فرمایا:

﴿وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ﴾ ''اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ تعداد پوری کر لے دوسرے دنوں میں۔'' (البقرہ:185)

اگر انسان کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ روزہ رکھنے سے مرض بڑھنے یا انسان کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو بندہ روزہ چھوڑ سکتا ہے اور بعد میں قضا کرسکتا ہے۔ اسی طرح سفر میں ہو تو بعد میں قضا کرلے۔ اسی طرح خواتین کے اپنے مخصوص معاملات ہیں اور ان میں خواتین کو روزہ نہ رکھنے کی چھوٹ دی گئی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫﴾ ''اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ سختی نہیں چاہتا۔''

پورے سال کے روزے فرض نہیں کیے صرف ایک مہینہ کے فرض کیے ہیں۔ 24 گھنٹے کا فرض نہیں کیا صبح صادق سے غروب آفتاب تک فرض کیا، بیماری اور سفر میں گنجائش دے دی اور اگر کوئی بھولے سے کچھ کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ یقیناً دین آسان ہے لیکن یہ آسانی وہ آسانی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے عطا فرمائی۔ آگے فرمایا:

﴿وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ﴾ ''تا کہ تم تعداد پوری کرو''

اس مقام پر عدت کا ترجمہ گنتی ہے جس سے مُراد یہ ہے کہ سفر یا بیماری کی وجہ سے جو روزے رہ گئے تھے یا خواتین کے مخصوص معاملات کی وجہ سے وہ بعد میں رکھ کر گنتی پوری کرلیں۔ آگے فرمایا:

﴿وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمۡ﴾ ''اور تا کہ تم بڑائی کرو اللہ کی اس پر جو ہدایت اُس نے تمہیں بخشی ہے''

اس میں کوئی شک نہیں روزے میں مشقت ہے لیکن یہ مشقت اس لیے کرائی جارہی ہے تا کہ ہم اللہ کی بڑائی بیان کریں۔ یہ بھی یاد رہے کہ آج تکبیر بس اذان اور اقامت میں رہ گئی ہیں۔ وہ تکبیر کہ جو مارکیٹ، عدالت، پارلیمنٹ میں بھی ہو ہم تو اس کو ترس رہے ہیں۔ بقول اقبالؒ

یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہب مردان خداگاہ و خدا مست
یہ مذہب ملا و جمادات و نباتات

سبحان اللہ، الحمدللہ پڑھنے کا بھی یقیناً ثواب ہے لیکن کیا صرف تسبیح والا اللہ اکبر، اذان والا اللہ اکبر، اقامت والا اللہ اکبر کافی ہے؟ نمازوں میں تکبیرات یا عید پر جاتے ہوئے تکبیر پڑھنے سے اللہ کی بڑائی بیان کرنے کے تقاضے پورے ہوجائیں گے۔ اصل تقاضا یہ ہے کہ اللہ کو مارکیٹ میں، عدالت میں، پارلیمنٹ میں بھی بڑا مانا جائے۔ یہ اس روزے کی مشقت کا نتیجہ نکلنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کا رمضان متحرک ہے۔ رمضان میں غزوہ بدر ہوا، رمضان میں ہی مکہ فتح ہوا۔ اس تحرک کا حاصل کیا تھا:

﴿لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ﴾ (الصف:9) ''تا کہ غالب کردے اس کو پورے نظامِ زندگی پر''

دین کو غالب کرنے کے لیے رہنمائی اور ہدایت قرآن کی صورت میں نازل ہوئی۔ زیرِ مطالعہ آیت میں آگے فرمایا:

﴿وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾﴾ ''اور تا کہ تم شکر کرسکو۔''

یہ روزے اس قرآن جیسی عظیم نعمت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکرانہ ادا کرنے کے لیے رکھوائے جارہے ہیں۔ اس عظیم نعمت سے ہدایت لینا چاہتے ہو تو تقویٰ پیدا کرو اور روزے کا حاصل تقویٰ ہے۔ اللہ نے قرآن کی صورت میں جو ہدایت عطا فرمائی اس پر شکرانہ ادا کرنے کے لیے ایک مہینے میں ایک ہی وقت میں تمام مسلمانوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ تم روزے رکھو۔ یہ اس قدر بڑی نعمت ہے۔

قیام اللیل کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں رمضان میں دن کے روزے کو فرض قرار دیا اور رات کے قیام کو تطوع قرار دیا۔ جس کو ہم عام طور پر نماز تراویح کہتے ہیں۔ البتہ ثواب کے اعتبار سے دونوں کو حضور ﷺ نے ساتھ ساتھ بیان فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے گئے، اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا (قرآن سننے اور سنانے کے لیے) ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اس کے بھی تمام سابقہ گناہ معاف کردیے گئے۔'' (بخاری شریف)

یعنی آپ ﷺ نے دونوں کا اجر برابر قرار دیا۔ اس کی اپنی حکمت ہے۔ دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن دونوں (قیامت کے روز) بندے کی سفارش کریں گے۔ (یعنی اُس بندے کی جو دن میں روزے رکھے گا اور رات میں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اُس کا پاک کلام قرآن مجید پڑھے گا یا سنے گا) روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش کو پورا کرنے سے روکے رکھا تھا، آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا، پروردگار! آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ (روزہ اور قرآن) دونوں کی سفارش (اُس بندہ کے حق میں) قبول کی جائے گی۔'' (اور اس کے لیے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرما دیا جائے گا۔) (رواہ احمد)

رات کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم قرآن کے ساتھ وقت گزاریں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ قرآن ہمارے حق میں سفارش کرے تو پھر ہمیں اس کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا پڑے گا۔ بڑی کمی یہ ہے کہ ہم نے تلاوت سن لی مگر ہم میں سے اکثر کو معلوم نہیں ہے کہ کیا پڑھا گیا۔ ہم ماں کے پیٹ سے انگریزی پڑھ کر نہیں آتے لیکن ہم نے انگریزی پڑھی ہے، سیکھی ہے۔ لیکن کیا ہم نے اللہ کا کلام پڑھا، سیکھا؟ کیا اللہ نہیں پوچھے گا کہ تم نے میرا کلام کتنا پڑھا تھا اور کتنا سیکھا تھا؟ کم سے کم ترجمہ تو پڑھتے یا اس کو سنتے تو سہی۔ صحابہ کرامؓ کی تراویح دیکھیں ان کا

پوری پوری رات کا قیام ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا پورے سال میں رات کا قیام کم از کم ایک تہائی رات ہوتا تھا اور رمضان کے آخری عشرہ میں پوری پوری رات ہوتا تھا۔ لیکن آج ہماری راتیں اکثر قرآن کے ساتھ بسر نہیں ہو پاتیں۔ جو مناسب انداز میں تراویح میں قرآن سنتا ہے اس کو اجر ملے گا۔ ان شاء اللہ! لیکن کمی دو پہلوؤں میں ہے کہ ایک رات کا اکثر حصہ قرآن کے ساتھ بسر نہیں ہو رہا اور دوسرا قرآن سمجھ نہیں آ رہا۔ ان دو پہلوؤں کے اعتبار سے استاد محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے 1980ء کی دہائی میں لاہور سے ہی دورۂ ترجمہ قرآن کا سلسلہ شروع کیا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مقبول ہوا۔ اس کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ تراویح کی چار رکعت سے پہلے ترجمہ اور تشریح سنی اور اس کے بعد قرآن کو سنا تو اس کا اثر ضمیر پر بھی ہوگا ان شاء اللہ! اسی ترتیب سے بیس رکعت تراویح ادا کی جائے۔ اس انداز میں رمضان میں ہم پورے قرآن کی تلاوت، ترجمہ اور تشریح سن سکتے ہیں اور ساتھ نماز تراویح بھی ادا ہو جاتی ہے۔ پھر سینکڑوں آیات کی تشریح الگ بیان ہوگی۔ یہ پورا پیکج ہے۔ اور خدا کی قسم! ہم نے لوگوں کی زندگیاں بدلتے ہوئے دیکھی ہیں اور یہ اس قرآن حکیم کی برکت ہے۔ اس موقع سے ہمیں فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ پورا سال تو ایک قرآن کی تلاوت نہیں ہو پاتی اور یہاں ایک ہی مہینہ کے اندر یہ تکمیل ہوتی ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے کو بڑا قبول فرمایا اور اب پاکستان کے بڑے شہروں میں بہت سے مقامات پر یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے دوسرے لوگوں نے بھی کہیں مختصر اور کہیں تفصیلی خلاصہ کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ اللہ قبول فرمائے۔

تنظیم اسلامی کے تحت پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں کئی مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن کرایا جائے گا۔ تفصیلات ہماری ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھ لیجیے گا۔ کچھ ایسے علاقے جہاں یہ دورۂ ترجمہ قرآن کا بیان ممکن نہیں تو وہاں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بیان سنے جا سکتے ہیں۔ الحمدللہ! یہ سارا کچھ ہماری ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ وہ حضرات جو تعلیمی اداروں میں ہیں وہ اگر پندرہ بیس منٹ سیشن کرنا چاہتے ہیں تو ان کو بھی آڈیو ویڈیو مواد مل جائے گا۔ تنظیم کے رفقاء سے میں گزارش کروں گا کہ اپنے گھر کے افراد کو اس کام میں لگائیں۔ یہ مہینہ ہمارے لیے بہترین تربیت کا ہے۔ ہمارے ہاں گھریلو اسرہ ہوتا ہے۔ یہ بہترین موقع ہے کہ ہم رمضان شریف میں اس کا اہتمام کر سکیں۔ بحیثیت مسلمان ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے ٹارگٹس کو سیٹ کریں۔ اگر سال بھر کے نمازی نہیں ہیں تو بہترین موقع ہے کہ پنج وقتہ نماز شروع کریں۔ تیس دن بھرپور محنت ہو جائے تو پھر اس کے اثرات بعد میں بھی آ سکتے ہیں۔ اگر کسی کو سگریٹ نوشی کی عادت ہے تو بہت اچھا موقع ہے کہ اس سے جان چھڑا لیں۔ اسی طرح اپنے رمضان کی حفاظت کرنی ہے۔ یہ نہیں کہ سمارٹ فون پر، سوشل میڈیا پر لگے ہوئے ہیں۔ پچھلے سال تو سیاسی گرمی کے چکر میں لوگوں نے اپنے ایمان، اخلاق، روزے، تراویح، نمازوں اور بنیادی انسانی اخلاقیات تک کو خطرے میں ڈال دیا۔ اللہ حفاظت فرمائے۔ یقیناً ملکی حالات پر ہمیں تشویش ہونی چاہیے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین کے حوالے سے ہم کوئی تشویش ناک صورت کو پہنچ جائیں۔ اخلاق، کردار، زبان کی حفاظت کرنا سیکھیں، روزے میں حلال چھوڑ دیں گے تو حرام کو تو چھوڑنے والے بنیں ورنہ بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ اسی طرح تعلق مع القرآن کے حوالے سے ٹارگٹس سیٹ کریں کہ قرآن کی کچھ سورتیں یاد کر لیں۔ اگر تہجد کا معاملہ نہیں ہے تو سحری سے کچھ قبل دو چار رکعت ادا کر لوں، اللہ بھی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ موقع سے فائدہ اُٹھائیں اور اللہ سے مانگیں۔ ہر رات اللہ مغفرت کا موقع عطا فرماتا ہے۔ پھر بچوں کے لیے ٹارگٹ سیٹ کریں۔ کچھ حفظ قرآن اور سورتوں کا ترجمہ ان کو یاد کرانے کا معاملہ ہو جائے۔ کچھ احادیث کے ترجمے یاد کرا لیں۔ یہ موقع ہے جو اللہ ہمیں عطا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی نماز ادا کرو تو ایسے ادا کرو گویا تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے تو رمضان کی تیاری ایسے کریں کہ شاید یہ رمضان ہمارا آخری رمضان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی نہج پر اخلاص کے ساتھ رمضان کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

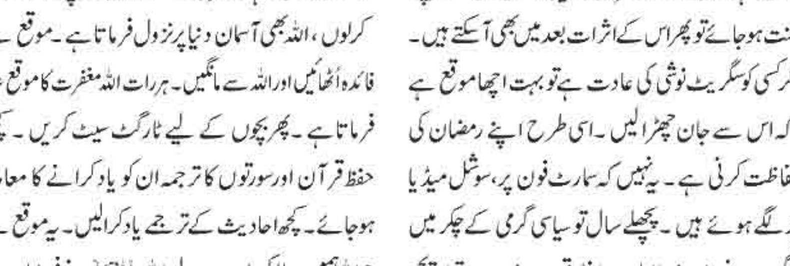

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے ''شعبہ تحقیق اسلامی'' (IRTS)
کے زیر انتظام ابلاغِ عامہ وافادۂ عام کی ویب سائٹس

موبائل فون / آئی فون ایپس

- محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تمام کتابیں موبائل فون پر مطالعہ کرنے کے لیے گوگل پلے سٹور پر لکھیں: **Tanzeem Digital Library**
- بیان القرآن کی آفیشنل ایپ حاصل کرنے کے لیے گوگل پلے سٹور پر لکھیں: **Bayan ul Quran - Dr Israr Ahmad IRTS**
- محترم پروفیسر حافظ احمد یارؒ ۔ لغات واعراب قرآن پر ایپ سے استفادہ کے لیے گوگل پلے سٹور پر لکھیں: **Lughat o Aerab e Quran**

موجودہ خراب ملکی صورتحال سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ جلد از جلد انتخابات کروا دیے جائیں اور جس پارٹی کو عوامی مینڈیٹ حاصل ہو اقتدار اس کے حوالے کر دیا جائے: ایوب بیگ مرزا

ملک پہلے ہی دیوالیہ پن کا شکار ہے، اگر حکومت نے عمران خان کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کی تو اس سے سیاسی عدم استحکام بڑھے گا جس کے انتہائی مہلک اثرات پاکستان پر پڑیں گے: قیوم نظامی

پاکستانی سیاست میں تصادم کا ذمہ دار کون؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: آصف حمید

سوال: سابق وزیراعظم عمران خان کی گرفتاری کے عدالتی وارنٹ جاری ہوئے اس کے باوجود ایسا نظر آتا ہے کہ وہ گرفتاری دینے پر تیار نہیں ہیں۔ کیا خان صاحب کا یہ اقدام ریاست کی رٹ کو چیلنج نہیں کرتا؟

قیوم نظامی: اس حوالے سے میں ایک واقعہ ذکر کروں گا جو سابق آرمی چیف جنرل گل حسن نے اپنی یادداشتوں میں درج کیا ہے۔ جنرل گل حسن قائداعظم کے ADC رہے تھے اور ذوالفقار علی بھٹو جب وزیر خارجہ تھے تو ان کے سٹاف افسر بھی تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائداعظم کراچی میں ملیر کی جانب سفر کر رہے تھے تو راستے میں ریلوے کا پھاٹک بند تھا اور ابھی گاڑی آنے میں تین چار منٹ باقی تھے۔ جنرل گل حسن کہتے ہیں کہ میں نے فوری جا کر پھاٹک کھلوا دیا تاکہ قائداعظم کی گاڑی گزر سکے۔ لیکن جب میں واپس آیا تو قائداعظم ناراض ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ گل! یہ تم نے کیا کیا، میں پاکستان کا لیڈر ہوں، گورنر جنرل ہوں، میں اگر قانون کی پابندی نہیں کروں گا تو پھر میری قوم آئین وقانون پر عمل درآمد کیسے کرے گی؟ چنانچہ انہوں نے وہ پھاٹک بند کرایا اور انتظار کیا اور جب گاڑی گزری گئی تو پھر وہ آگے گئے۔ دوسرا واقعہ ذوالفقار علی بھٹو کا ہے۔ وہ بھی عظیم لیڈر تھے اور انہوں نے بڑے کارہائے نمایاں بھی انجام دیے۔ گل حسن لکھتے ہیں کہ وہ ایک دن ان کے ساتھ گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ جب گاڑی ایک چوک پر پہنچی تو سامنے اشارہ بند تھا، ڈرائیور نے گاڑی کھڑی کر دی۔ بھٹو صاحب نے ڈرائیور کو کہا کہ آگے چلو کوئی میری گاڑی کو روک نہیں سکتا۔ بھٹو صاحب بھی عوامی لیڈر تھے لیکن مائنڈ سیٹ چونکہ فیوڈل تھا اس لیے وہ سامنے آ گیا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے میں پچھلے 75 برسوں میں آئین اور قانون کی حکمرانی قائم نہیں کی۔ آئین وقانون صرف عام آدمی پر نافذ ہوتا رہا ہے لیکن بڑے لوگوں نے کوئی ایسی مثال قائم نہیں کی جیسے قائداعظم نے پیش کی تھی۔ آپ نے جو سوال کیا یہ بھی ہمارا سماجی، آئینی وقانونی بحران ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ عمران خان بوجوہ عدالتوں میں حاضری سے کچھ گریز کرتے ہیں اور اپنے مقدمات کو طول دینے کی کوشش

مرتب: محمد رفیق چودھری

کرتے ہیں تاکہ وقت گزر جائے اور میں عدالت میں پیش نہ ہوں۔ ان کے اوپر عدالت میں توشہ خانہ کا کیس چل رہا ہے۔ اس عدالت کے جج نے جب دیکھا کہ بار بار نوٹس بھیجنے کے باوجود عمران خان عدالت میں حاضر نہیں ہو رہے تو انہوں نے ایک ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیا۔ چنانچہ پنجاب اور اسلام آباد کی پولیس نے اس وارنٹ کی تعمیل کی کوشش کی۔ اس کے بعد پھر اسلام آباد ہائی کورٹ نے راستہ دیا کہ آپ انہیں گرفتار نہ کریں یہ عدالت میں پیش ہو جائیں گے۔ لہٰذا وارنٹ گرفتاری منسوخ ہو گئے۔ عمران خان عوامی لیڈر ہیں بلکہ عالمی سطح کے لیڈر ہیں ان کو ایک اچھی مثال قائم کرنی چاہیے تھی اور اسلام آباد ہائی کورٹ نے انہیں جو موقع دیا تھا اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ پیشی پر حاضر ہو جاتے لیکن نہیں ہوئے۔ چنانچہ جج نے دوبارہ ایک وارنٹ گرفتاری جاری کر دیا۔ اصل میں اسلام آباد کی پولیس رانا ثناء اللہ کے کنٹرول میں ہے جن کے بیانات اشتعال انگیز اور انتقامی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ان کو یہ نہیں پتا کہ آپ ایٹمی ملک کے وزیر داخلہ ہیں۔ آپ کو اپنے لہجے پر کنٹرول ہونا چاہیے اور کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے لوگوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہو۔ دوسری طرف مریم نواز نے بھی کچھ ایسے بیانات جاری کیے جس سے معاملہ بگڑا۔ پھر آئی جی پولیس پنجاب نے بھی یہ نہیں دیکھا کہ وہ ایک وارنٹ گرفتاری پر کیسے ری ایکٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی غیر معمولی فورس لگا دی جس سے مزید اشتعال پھیلا۔ دوسری بات جس سے پی ٹی آئی کے کارکنوں کی صفوں میں تشویش پیدا ہوئی یہ تھی کہ پیشی 18 کو تھی جبکہ پولیس 14 کو زمان پارک پہنچ گئی۔ دوسری طرف عمران خان اور پی ٹی آئی والوں نے بھی کوئی متوازن پالیسی کا ثبوت نہیں دیا۔ جب پولیس اور کارکن آمنے سامنے تھے تو انہوں نے ایسے بیانات جاری کر دیے جن سے کارکنوں میں مزید اشتعال پیدا ہوا۔ یہ ایک افسوس ناک واقعہ جس کی اجتماعی ذمہ داری ہم سب کو قبول کرنا پڑے گی۔

ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ نظامی صاحب نے بہت عمدہ طریقے سے بات کو واضح کیا ہے۔ سب سے اہم بات انہوں نے یہ کہی کہ جب 18 تاریخ کو پیش کرنا تھا تو پھر 14 کو پولیس کیا لینے گئی تھی۔ اس سے بدنیتی ظاہر ہوتی ہے۔ پھر ملک کے نامور وکیل اعتزاز احسن کہہ رہے ہیں کہ جس الزام میں وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے وہ اتنی معمولی نوعیت کا ہے کہ ایسے کیسز میں پولیس جاتی ہے اور واپس آ کر کہہ دیتی ہے کہ ملزم نہیں ملا یا اس تک پہنچنے نہیں دیا گیا۔ یہ وہ کام ہے جو عدالتوں میں روز ہوتا ہے۔ اس کا بڑا اچھا طریقہ تھا کہ اس کو اشتہاری قرار دیتے۔ جیسے نواز شریف اس وقت اشتہاری ہیں، وقت کے وزیراعظم نے پچاس روپے کے سٹیمپ پیپر پر ان کی ضمانت دی ہوئی ہے اور وہ نہیں آ رہے۔ اسی طرح عمران خان کو بھی اشتہاری قرار دے دیتے تو بات ختم ہو جاتی۔ حکومتی وزیر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس زہر کھانے کے پیسے

نہیں ہیں لیکن دوسری طرف ایک غیر ضروری آپریشن پر ملک کے کروڑوں روپے خرچ کروا دیے۔ اعتزاز احسن نے اس آپریشن کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے کہا کہ پولیس نے ان کے گھر میں بھی آنسو گیس کے شیل پھینکے۔ حکومت نے بہت ہی غلط رویہ اختیار کیا۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ عمران خان کو خود کو قانون کے حوالے کر دینا چاہیے تھا لیکن گزشتہ ایک سال کے حکومتی طرزِ عمل سے واضح طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ وہ قانون کی عملداری کی بجائے انتقامی کارروائیوں پر فوکس کیے ہوئے ہے۔ اس سے قبل عمران خان پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ رانا ثناء اللہ کا بیان تھا کہ ہم ان کا پاکستان سے صفایا کر دیں گے۔ جب ملک کا وزیر داخلہ یہ کہہ رہا ہو تو پھر قانون کی عملداری پر کون شک نہیں کرے گا۔ پھر شورٹی بانڈ ایک عام بندہ بھی پولیس کو دے دے تو پولیس اعتبار کر لیتی ہے جس کی کوئی دو آدمی گواہی دے دیں۔ لیکن ایک ملک کی بڑی جماعت کا لیڈر شورٹی بانڈ دے رہا ہے اور بدنیتی کی انتہا یہ ہے کہ ایس پی شورٹی بانڈ وصول نہیں کر رہا کہ میں وصول نہیں کرتا۔ حالانکہ اس کے پاس وصول نہ کرنے کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔

سوال: آپ کی نظر میں حکومت بھی انارکی پھیلانا چاہتی تھی؟

ایوب بیگ مرزا: سیدھی سی بات ہے کہ اس وقت الیکشن کا مسئلہ ہے حکومت چاہتی ہے کہ کوئی ایسا مسئلہ بن جائے کہ انارکی پھیلے اور الیکشن ملتوی ہو جائیں۔

سوال: فرض کریں خان صاحب گرفتاری دے دیتے تو اس کے بعد دو امکانات تھے، یا وہ صحیح سلامت واپس آ جاتے یا پھر قتل ہو جاتے، اس سے جو انارکی پیدا ہوتی کیا ملک اس کا متحمل ہے؟

قیوم نظامی: میں اپنے پچاس سالہ سیاسی تجربے کی بنیاد پر خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کو ذرا ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اگر خدانخواستہ حکومت نے کوئی سازش کر کے کسی طریقے عمران خان کو ختم کرنے کی کوشش کی تو پاکستان کے لیے اس کے انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہوں گے، پھر یہ خود بھی محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔ وہ اشتعال ملک کے لیے اور ہر شخص کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ اس قسم کی سازش ملک افورڈ ہی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہم تو پہلے ہی بہت دیوالیہ پن کا شکار ہیں۔ اگر خدانخواستہ حکومت نے الیکشن ملتوی کرانے کے لیے کوئی ایسی حرکت کی تو مزید بحران پیدا ہو جائے گا۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ چیف الیکشن کمشنر سپریم کورٹ میں چلا جائے اور کہے کہ میں نے سب سے ملاقاتیں کی ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ پھر سپریم کورٹ فیصلہ کرے۔ میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ بالآخر پھر عمران خان بات مان لیں گے اور جولائی اگست میں ایک ہی الیکشن ہونے چاہئیں کیونکہ یہ ملک دو الیکشنوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہم مقروض ہیں۔ لوگوں کو روٹی کھانے کو میسر نہیں ہے، آپ سال میں دو دفعہ الیکشن کرانا چاہتے ہیں تو اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ تمام سیاستدان صرف اپنی سیاست کا سوچ رہے ہیں ریاست کا نہیں سوچ رہے۔

ایوب بیگ مرزا: اصل مسئلہ آئین کا ہے۔ اس وقت آپ اگر کسی چیز کو عذر بنا کر الیکشن نہیں کرواتے تو کل کلاں بڑے بڑے عذر سامنے آئیں گے اور پھر حوالے دیے جائیں گے کہ دیکھیں فلاں وقت پر الیکشن نہیں ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر قیمت پر اس وقت الیکشن ہونے چاہئیں۔ آئین کا آرٹیکل 254 کہتا ہے کہ اس طرح کے

> **ایوب خان نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ دونوں نہیں چاہتے کہ پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان زندہ رہے لیکن بیساکھیوں کے سہارے زندہ رہے۔**

مسئلے میں التوا ہو کر تھوڑی دیر کا اغماض ہو تو اس کو تسلیم کیا جا سکتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آپ باقاعدہ اعلان کر دیں کہ اب الیکشن جولائی میں ہی ہوں گے البتہ جو دن گزر گئے ہیں اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جائے گا۔

سوال: اس وقت الیکشن کرانے میں کون کون سی چیزیں رکاوٹ ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: اس وقت الیکشن میں صرف حکمران اتحاد کی یہ سوچ رکاوٹ ہے کہ اگر اس وقت الیکشن ہو گئے تو ہم بری طرح ہار جائیں گے۔ اس کے علاوہ کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

سوال: زلمے خلیل زاد نے کہا ہے کہ الیکشن جون میں ہو جائیں کیا امریکہ بھی یہی چاہتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: میں بتا چکا ہے کہ امریکہ کا انداز ہمیشہ یہ رہا ہے کہ وہ پاکستان کو زخمی کرتا رہتا ہے لیکن جب دیکھتا ہے کہ قریب المرگ ہے تو امریکہ ہی اس کو دوبارہ کھڑا کرتا ہے۔ امریکہ نے دیکھ لیا ہے کہ گزشتہ ایک سال سے اس کی وجہ سے پاکستان بہت کمزور ہو چکا ہے لہٰذا اب وہی اس کو اُٹھانے کے لیے آ رہا ہے اور یہ اس کا پچاس سالہ رویہ ہے کہ پاکستان کو خاص لیول سے اوپر بھی نہیں آنے دینا اور ختم بھی نہیں ہونے دینا۔

قیوم نظامی: جنرل ایوب خان سے زیادہ امریکہ کو کوئی نہیں جانتا کیونکہ پاک امریکہ تعلقات کا بانی ایوب خان ہی تھا۔ اس نے اپنی ڈائریوں میں لکھا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ دونوں نہیں چاہتے کہ پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان زندہ رہے لیکن بیساکھیوں کے ساتھ زندہ رہے۔

سوال: کیا ہمارے اصحاب اقتدار اور ریاستی اداروں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی؟

ایوب بیگ مرزا: انہیں سب سمجھ ہے لیکن ذاتی مفاد، عہدے، اقتدار اور کرسی کی لالچ انہیں اندھا کر دیتی ہے۔

سوال: سپریم کورٹ کے واضح احکامات کے باوجود کہا جا رہا ہے کہ ہم سکیورٹی نہیں دے سکتے، کیا یہ بھی الیکشن میں تاخیر کے لیے حربے ہیں؟

قیوم نظامی: زلمے خلیل زاد کے بیان کو پورا پڑھیں تو اس کے پہلے حصہ میں یہ کہا گیا ہے کہ عمران خان کو اگر خطرہ ہے تو اس کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔ بیان کے دوسرے حصہ میں وہ کہتا ہے کہ جون میں ایک ساتھ ہی الیکشن کرا دیں۔ زلمے خلیل زاد امریکہ کا نمائندہ ہے وہ امریکی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی بیان دیتا ہے۔ میں نے پاک امریکہ تعلقات کے اوپر کافی تحقیق کی ہے اور اس حوالے سے ایک کتاب بھی بعنوان ''آزادی سے غلامی تک'' تک لکھی ہے جو مارکیٹ میں موجود ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے پہلے آزادی حاصل کی تھی لیکن اب ہم امریکہ کے غلام ہیں اور یہ ہماری تاریخ ہے جو نظر آتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر عمران خان کے تعلقات امریکہ سے کشیدہ نہ ہوتے تو ان کی حکومت ختم نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ امریکہ کی آشیرباد سے ہی ختم ہوئی، اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہیں لیکن جلد عمران خان کو احساس ہو گیا کہ میں نے دوبارہ اقتدار میں آنا ہے تو امریکہ کو راضی کرنا پڑے گا لہٰذا اس نے امریکہ میں ایک لابنگ فرم ہائر کی تھی۔ تاریخی لحاظ سے ایسا تجربہ بے نظیر بھٹو نے بھی کیا تھا۔ جب ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی تو اس کے بعد بے نظیر اقتدار میں نہیں آ سکتی تھی۔ لیکن اس نے امریکہ میں لابنگ کی اور ایک وقت آیا کہ بے نظیر وزیر اعظم بن گئی۔ بعد میں جنرل حمید گل نے خود مجھے بتایا کہ CIA کے لوگ کہتے ہیں کہ اس خاتون نے ہمیں دھوکہ دیا ہے، جو وعدے کیے تھے وہ پورے نہیں کیے۔ بے نظیر چونکہ نیشنلسٹ اور محب وطن تھی اس لیے پاکستان کے مفاد پر قائم رہی، پھر اس کے دور میں میزائل ٹیکنالوجی نے ترقی کی۔ بہرحال اس علاقے میں امریکہ کے مفادات ہیں وہ اس کو چھوڑ نہیں

سکتا۔ چنانچہ وہ اس کے اوپر کبھی خفیہ اور کبھی ظاہری کنٹرول قائم رکھتے ہیں ۔ پاکستان میں ہزاروں کی تعداد میں امریکہ کے سہولت کار موجود ہیں۔ اس لیے اس کا بیان بڑی اہمیت کا حامل ہے ۔ اگر امریکہ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جون جولائی میں اکٹھے الیکشن ہوں گے تو پھر آپ دیکھ لیں کہ اکٹھے ہی ہوں گے اور عمران بھی مانے گا۔

سوال: جب عمران خان نے سلامتی کونسل میں اپنے خطاب میں اسلاموفوبیا کا ذکر کیا تھا اور پھر ہولوکاسٹ کا حوالہ دیا تھا اور حضور ﷺ کی عظمت کی بات کی تھی تو آپ نے کہا تھا کہ اس کے خلاف عالمی ایف آئی آر درج ہوگئی ہے۔ اس کا کیا مطلب تھا؟

ایوب بیگ مرزا: یہودی اور اسرائیل کہیں بھی اپنے مفاد کے خلاف کسی ملک کو جانے نہیں دیتے ۔ ان کو ایک بات سمجھ آگئی ہے کہ اگر یہ ہمارے خلاف بول رہا ہے تو یہ امریکہ کے مفاد کے مطابق کام نہیں کرے گا۔ ایک بات نوٹ کرلیں کہ جتنے ہم امریکہ کے غلام تھے اور ہیں اس سے زیادہ امریکہ اسرائیل کا غلام ہے ۔ لہٰذا یہود کے خلاف بیان دینا امریکہ کو چیلنج کرنے کے مترادف تھا۔ پھر اس نے اس کا نتیجہ دیکھا۔

سوال: کیا یہی معاملہ بھٹو کے ساتھ بھی ہوا تھا؟

قیوم نظامی: بالکل! میں گورنر ہاؤس میں موجود تھا۔ ہنری کسنجر آیا تھا اس نے کہا تھا کہ اگر آپ نے اپنی ایٹمی صلاحیت واپس نہ لی تو ہم آپ کو عبرت ناک مثال بنادیں گے۔ لیکن بھٹو نے کہا تھا کہ میں اپنے ملک کے ساتھ کھڑا ہوں۔

سوال: ابھی حال ہی میں چین نے ایران اور سعودی عرب کو قریب کرنے کی کوشش کی ہے اور بظاہر ایسا لگ رہا ہے کہ محمد بن سلمان بھی امریکہ سے ناراض ہیں اور چین کے قریب ہو رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں عالمی سیاست میں یہ چال کیسی ہے؟

ایوب بیگ مرزا: اگر آپ بڑی طاقتوں کی تاریخ پر غور کریں تو یہ ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف اقدام کرتی نظر آتی ہیں ۔ پہلے امریکہ نے چین کے بڑے قریبی اتحادی، دوست اور ہمسائے پاکستان کو کھینچ کر اپنی بغل میں دبا لیا۔ پھر چین نے اس تھپڑ کا جواب اس طرح دیا کہ سعودی عرب جو امریکہ کا دیرینہ دوست اور اتحادی تھا اور آہستہ آہستہ امریکہ سے دور کھسک رہا تھا اس کو اپنے اعتماد میں لے کر ایران سے صلح کروا دی ہے ۔ یعنی جس سعودی عرب اور ایران کو امریکہ ہمیشہ لڑاتا رہا ہے ان دونوں کو قریب کر دیا۔ یہ سلسلہ بین الاقوامی سیاست میں چلتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان امریکہ اور چین دونوں کے لیے انتہائی اہم ہے۔ پاکستان کا محل وقوع ایسا ہے کہ نہ چین پاکستان کو نظر انداز کر سکتا ہے اور نہ امریکہ۔ ملائیشیا، انڈونیشیا وغیرہ جدھر چاہیں جائیں امریکہ فکر نہیں کرے گا لیکن پاکستان پر نظر رکھنا امریکہ کی مجبوری ہے کیونکہ اگر پاکستان چین کے ساتھ مل جاتا ہے تو یہ امریکہ کے لیے ناقابل قبول ہوگا۔

قیوم نظامی: میں نے حال ہی میں ''چین کے سو سال'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے جو شائع ہو رہی ہے۔ اس دوران مجھے چین کی ساری تاریخ پڑھنے کا موقع ملا۔ میرے نزدیک چین کی خارجہ پالیسی کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اگر پوری دنیا نے ترقی کرنی ہے تو وہ مشترکہ طور پر ہی ترقی کرسکتی ہے ۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ چین نمبر ون طاقت بن جائے اور باقی ملک نیچے بیٹھ جائیں۔ یہ تجربہ امریکہ نے کر کے دیکھ لیا وہ کامیاب نہیں ہوا، یہ بالادستی اور اجارہ داری امریکہ کرتا ہے چین نہیں کرتا۔ امریکہ تو جنگیں شروع کراتا ہے تاکہ اس کا اسلحہ بکے۔ چین اپنی مصنوعات تیار کرتا ہے اور اس کا بیلٹ اینڈ روڈ تاریخ ساز منصوبہ ہے۔ یہ اس وقت سعودی عرب اور ایران میں بھی انوسٹمنٹ کر رہا ہے۔ ان دونوں کو قریب کر دینا اس کی خارجہ پالیسی کی زبردست کامیابی ہے اور پاکستان پر اس کے بڑے مثبت اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ پاکستان کو سعودیہ ایران کشیدگی کی وجہ سے ہمیشہ مسائل کا سامنا رہا ہے۔ لیکن اب چونکہ بالخصوص مشرق وسطیٰ پر اور بالعموم دنیا پر چین کا اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے اور مستقبل قریب میں نمبر ون طاقت بننے جا رہا ہے اس لیے وہ اپنے اثر رسوخ کے دائرہ کو بڑھاتے ہوئے وہاں امن اور دوستی قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اس کی یہی خواہش پاکستان اور بھارت کے حوالے سے بھی ہوگی۔

سوال: کیا امریکہ سعودیہ ایران تعلقات کی بحالی کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرلے گا؟

قیوم نظامی: اس کو برداشت کرنا پڑے گا کیونکہ وہ عروج سے زوال کی طرف جا رہا ہے اور چین ابھر رہا ہے۔ اس لیے آنے والی صدی کا پورا پروگرام انہوں نے طے کیا ہوا ہے۔ آنے والی صدی چین کی صدی ہے ،امریکہ کو اب کٹ ٹو سائز ہونا پڑے گا۔

سوال: کیا چین کی کوششوں کے نتیجہ میں ایران اور سعودی عرب کی پراکسی وار ختم ہو پائے گی نیز امریکہ اس کوشش میں کیا خرابی ڈال سکتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ ایران اور سعودی عرب دونوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے گا یعنی ان کی حکومتوں کے خلاف کوشش کرے گا۔ ٹرمپ نے محمد بن سلمان کو کہا تھا کہ آپ کی حکومت تو ہمارے لیے پندرہ دن کی مار ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اتنا آسان اب نہیں رہا۔ یقیناً امریکہ اس کو کسی قیمت پر ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کرے گا۔ ایران میں پردہ کا مسئلہ اٹھایا گیا ہے اور سعودی عرب میں تو کئی چیزیں ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ کامیاب ہوتا ہے یا نہیں لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ خاموش بیٹھے گا۔

سوال: موجودہ عالمی صورتحال اور بالخصوص پاکستان کے اندرونی حالات کے تناظر میں پاکستان کو کیا کرنا چاہیے، رہنمائی فرمائیں۔

قیوم نظامی: ہمارا ملک چونکہ کافی سنگین اور تشویش ناک صورت حال سے گزر رہا ہے۔ خاص طور پر معاشی طور پر ہم دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اتفاق رائے پیدا کریں، ملک کے اندر سیاسی استحکام سے معاشی استحکام آئے گا۔ تمام سیاسی لیڈر خدا کا خوف کریں، ملک کو انتقام کی سیاست کی نذر نہ کریں اور ملکی مفاد میں اکٹھے ہو جائیں۔ ایک میز پر بیٹھ کر ایسا حل تلاش کریں جس سے آئندہ کے لیے بہتری کی صورت پیدا ہو سکے۔ عالمی معاملات میں پاکستان اپنے قومی مفادات کا تحفظ کرے۔ یہ تبھی ممکن ہے جب یہاں معاشی اور سیاسی استحکام آئے گا۔

ایوب بیگ مرزا: اس وقت جو صورت حال ہے اس کے مطابق پاکستان زندہ رہ لے تو یہ بہت بڑی بات ہے۔ اور اس کا ایک ہی حل ہے کہ سارے ملک میں عام انتخابات کروا دیے جائیں اور عوام کا فریش مینڈیٹ آ جائے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس آگ پر پانی پڑ جائے گا اور یہ کسی حد تک سرد ہوگی۔

❁❁❁

ہنری کسنجر نے ذوالفقار علی بھٹو سے کہا تھا کہ اگر آپ نے پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو رول بیک نہ کیا تو ہم آپ کو عبرت ناک مثال بنادیں گے۔ لیکن بھٹو نے کہا تھا کہ میں اپنے ملک کے ساتھ کھڑا ہوں۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

"رمضان المبارک" ہمدردی و خیر خواہی کا مہینہ

پروفیسر خالد اقبال جیلانی

اس سال (مارچ 1444/ 2023ھ) کے رمضان المبارک کا آغاز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بھیانک معاشی ماحول میں ہورہا ہے۔ ملک بدترین معاشی بدحالی کا شکار ہے۔ جس کے نتیجے میں مہنگائی کا سیلاب بلا خیز ہے کہ دن بدن بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ ہر چیز چاہے وہ کھانے پینے کی اشیاء ہوں یا پہننے کے کپڑے، روزمرہ استعمال کی دیگر چیزیں ہوں، بجلی، گیس، پیٹرول ہو یا ادویات، ہر چیز عام آدمی کی پہنچ اور قوت خرید سے باہر ہے، قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔

غربت اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ ملک کی کثیر آبادی اس وقت غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ تنخواہ دار و دیہاڑی دار طبقہ اس ساری بدحالی سے بہت زیادہ متاثر اور شدید مالی مشکلات کا شکار ہے۔ عام آدمی کی جو حالت ہے وہ ہم سب جانتے ہیں۔ اس ساری صورتِ حال میں سب سے زیادہ مشکل سفید پوش طبقے کی ہے۔ جو "پائے رفتن نہ جائے ماندن" کی کیفیت سے دوچار ہے۔ معاشرے کی یہ معاشی حالت صرف "جگ بیتی ہی نہیں بلکہ "آپ بیتی" جیسی ہے۔ غرض یہ کہ معاشرے کا ہر طبقہ اس معاشی بدحالی سے دوچار اور بدحال ہے۔

اس بدترین معاشی ماحول اور انتہا کو پہنچی ہوئی مہنگائی کے عالم میں رمضان المبارک 1444ھ کا آغاز ہونے جارہا ہے۔ خدشہ اس بات کا ہے کہ شاید اس معاشی بدحالی کے عالم میں غریبوں کو سحر و افطار کے وسائل بھی میسر نہ ہوں۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں روزے دار ایسے ہوں گے جو پانی سے روزہ رکھنے اور پانی ہی سے افطار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ہر چند کے رمضان جہاں روحانی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں، مغفرتوں اور سعادتوں کا حامل ہے۔

وہاں مادی اعتبار سے بھی بڑی برکتوں کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق جس طرح بندوں کے اعمال اور نیکیوں کے اجر و ثواب کو ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے، اسی طرح اللہ اپنے روزے دار بندوں کے رزق میں بھی برکت اور دسترخوان پر وسعت عطا فرماتا ہے۔ اس تمام معاشی اور روحانی پس منظر میں رمضان المبارک کی سماجی و معاشرتی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ رمضان المبارک کے دیگر کئی صفاتی نام احادیث و روایات میں آئے ہیں۔ مثلاً شہر الصبر صبر کا مہینہ، شہر الصوم روزہ کا مہینہ، سید الشہور مہینوں کا سردار، شہر اللہ، اللہ کا مہینہ، شہر العظیم عظمت والا مہینہ، شہر المبارک برکت کا مہینہ، وہیں اللہ کے رسول ﷺ نے رمضان المبارک کو "شہر المواسات" ہمدردی و غم خواری اور ایثار و قربانی کا مہینہ بھی فرمایا اور اس میں کسی روزے دار کو روزہ افطار کرانے پر اُس روزے دار کے برابر اجر کی نوید بھی سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان ہمدردی و غم خواری کا مہینہ ہے۔

یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایمان والوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے، جس نے کسی روزے دار کو افطار کرایا تو یہ اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور جہنم کی آگ سے آزادی کا سبب ہوگا اور اسے اس روزے دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ اس روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر ایک کو سامانِ (افطار) میسر نہیں ہوتا کہ جس سے وہ روزے دار کو افطار کرا سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا۔ جو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ پر ہی کسی روزے دار کو افطار کرادے اور جو کوئی کسی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے، اللہ اسے میرے حوض (کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا، پھر اسے پیاس ہی نہیں لگے گی، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رمضان المبارک کے لیے "مواسات" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ "مواسات" کے معنی ہیں۔ غم گساری، جان و مال سے کسی کی مدد کرنا، ایثار کا مظاہرہ کرنا۔ اپنے بھائی کی غم خواری کرنا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس مہینے میں مومن بھائیوں کی مدد کرنے، ان کا بوجھ ہلکا کرنے اور ان سے غم گساری سے متعلق اتنی ہدایات و ترغیبات دیں کہ جن کی کوئی حد نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے مزید فرمایا کہ جو اس مہینے میں اپنے خادم و ملازم کے کام میں کمی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا"۔

معلوم ہوا کہ اب یہ ہمدردی خواہ مالی ہو یا غذا، راشن وغیرہ فراہم کرکے ہو یا پھر ایک ملازم سے اس کے ملازمتی امور کے بوجھ کو کم کرکے یا ختم کرکے ہو یا لباس دے کر ہو، رسول اللہ ﷺ یوں تو اپنی ذات میں جود و سخا کا دریا تھے ہی، لیکن رمضان میں آپ کا جود و سخا غیر معمولی طور پر بارش کی طرح برستا اور ہر کوئی اس جود و سخا کی بارش سے سیراب ہوتا تھا۔ رمضان میں آپ سے جو کوئی جو کچھ مانگتا، آپ انکار نہیں فرماتے تھے۔ احادیث میں ترغیب دلائی گئی ہے کہ اس ماہ مبارک کو مسلمانوں کے ساتھ مواسات میں گزاریں۔ کسی غریب کو روزہ افطار کرانا اور اچھی غذا سے پورا ضیافت کرنا بڑی نیکی ہی نہیں، بلکہ غربا پروری اور غم گساری کی اعلیٰ مثال بھی ہے۔

پھر یہ کہ روزے کی حالت میں بھوک پیاس پر صبر سے بھوک پیاس اور روٹی سے محروم انسانوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور اخوت و غم گساری کا شوق اور جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کپڑا نہ ہونے پر صبر آجاتا ہے، لیکن روٹی نہ ملنے پر صبر نہیں آتا۔ جب انسان کو جائز طریقے سے روٹی نہیں ملتی تو وہ ناجائز طریقوں پر اتر آتا ہے اور مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق وہ حیوانیت کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے بعد ہوتا یہ ہے کہ معاشرے میں انسانوں کی شکل میں شیطانوں کی جماعت نظر آتی ہے۔ جیسا کہ آج ہمارے معاشرے کی کیفیت ہے۔ لہٰذا ایسے لوگوں کی خبر گیری رکھیے جن کو رمضان میں بھی روزہ افطار کرنے کو ایک کھجور بھی نصیب نہیں ہوتی، تاکہ وہ انسانیت کا جامہ چاک کر کے حیوانیت کے راستے پر نہ چلیں۔

اس تمام گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ ملک عزیز کے موجودہ بدترین معاشی حالات میں رمضان کے سماجی پہلو اور مواسات کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اس مہینے میں غریبوں،

مسکینوں اور حاجت مندوں کو تلاش کر کے ان کی کفالت کا انتظام کریں، تاکہ اُن کے چہروں کی اداسی اور احساس محرومی کو دور کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں اس رمضان میں خصوصی طور پر اپنے پاس پڑوس، رشتے داروں اور دوست احباب کی خبر لیں۔ اُن میں جو مستحق زکوٰۃ ہو، اسے باعزت طریقے سے زکوٰۃ دیں۔

عام طور پر باوقار اور شریف لوگ اپنی سفید پوشی کی خاطر خود نہیں مانگتے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ ضرورت مند ہوتے ہیں۔ انہیں ہم اس لیے نظرانداز کر دیتے ہیں کہ وہ ہمارے دروازے پر مانگنے نہیں آتے، ہمارا یہ رویہ کسی طرح درست نہیں، بلکہ خود اُن کے دروازے پر جا کر انہیں رازداری سے اللہ کی دی ہوئی دولت میں سے ان کا حق اور حصہ دیں، اس کے لیے ضروری نہیں کہ زکوٰۃ ہی کی رقم سے مدد کی جائے۔

ہر کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی، بلکہ ہم عمومی ذرائع آمدنی سے بھی یہ مواسات قائم کر سکتے ہیں۔ عام طور سے رمضان میں بڑی بڑی افطار پارٹیاں کی جاتی ہیں، جن میں صرف مالدار لوگوں، عزیز رشتہ داروں اور دوست احباب ہی کو مدعو کیا جاتا ہے اور غریب و محتاج مستحق افراد کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے، چاہے وہ ہمارا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ افطار کے حق دار یہی مسکین و محتاج رشتے دار ہیں۔

پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ مومن کی صفت قرآن نے یہ بیان کی ہے کہ وہ اپنی ضرورت روک کر اپنے بھائی کی ضرورت پوری کر دیتا ہے۔ قرآن کریم میں دو جگہ سورۂ حشر اور سورۂ تغابن میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ ”مومنین کی صفت یہ ہے کہ وہ خود تنگی میں کیوں نہ ہوں دوسروں کی ضروریات کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔“ اسلام کی تعلیم فلاحِ انسانیت یہی ہے کہ معاشرے کا ہر فرد دوسروں کی نشوونما اور ان کی ضریات کی تکمیل کو اپنی ضروریات پر ترجیح دے۔

لہٰذا غم گساری کے اس مہینے میں صدقہ، خیرات، مساکین کو کھانا کھلانے، یتیم کے سر پر ہاتھ رکھنے، بیواؤں کی حاجت روائی کرنے، ننگے بدن کو کپڑا پہنانے اور بیماروں کی دوا کی فکر کرنا اپنا مشغلہ بنالیں اور دوسروں کے غموں کو خوشیوں میں بدلنے کا ذریعہ بن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کے لیے ایک قدم اٹھائے اور اس کے لیے آسانی کی کوشش کرے تو اس کی یہ کوشش دس سال کے اعتکاف سے بہتر اور افضل ہے۔ (بیہقی)

غور کیجئے رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کی عبادت سے عبارت ہے، اب اگر کسی کو مسجد میں دس دن کے اعتکاف کی سعادت حاصل نہ ہو سکے لیکن وہ اپنے مومن بھائی کے روزے دار منہ میں ایک کھجور کا دانہ ہی ڈالنے کی کوشش کرے تو یہ کوشش اسے دس سال کے اعتکاف کی سعادت سے بہرہ ور کرتی ہے۔

دوستو! اس وقت ملک کے معاشی حالات بہت سنگین ہیں اور غریب جیتے جی مر گیا ہے، لہٰذا اس رمضان مخلوق کا غم کھانے کی تربیت حاصل کر لیں تو سارا سال اس پر عمل آسان ہوجائے گا۔ معروف صوفی بزرگ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ فرماتے ہیں کہ ”مجھے جو مرتبہ بھی ملا ہے، وہ محض عبادت سے نہیں ملا، بلکہ خدمت خلق اور مواسات وغم گساری سے ملا ہے“۔ اللہ کی ذات سے کیا بعید ہے کہ ہمارے ہاتھ سے افطار اور سحری کے وقت کسی ضرورت مند روزے دار کے منہ میں چند لقمہ خوراک کے چلے جائیں تو ہمارا یہ عمل آخرت میں ہماری مغفرت کا ذریعہ بن جائے، لیکن اس مواسات اور غم گساری میں ہمیں اس بات کا بھی بہت خیال رکھنا چاہیے کہ ہماری امداد اور تعاون حقیقی مستحق افراد تک پہنچے، نا کہ رمضان میں لشکروں کی شکل میں شہر شہر اور گاؤں پڑاؤ ڈالنے والے پیشہ ور گداگروں کی نذر ہوجائے۔

ہمیں ایسے لوگوں کے درمیان امتیاز کرنا ہوگا کون حقیقی مستحق ہے اور کون پیشہ ور، ہمارا مزاج کچھ ایسا ہو گیا ہے کہ ہم ہر صدا دینے والے اور اداکاری کر کے رونے والے کو مستحق جان کر اپنا دست تعاون بڑھا دیتے ہیں اس رونے کی اداکاری کے مناظر ہمیں مساجد میں ابھی سے نظر آنا شروع ہوگئے ہیں۔ یاد رکھیے ہماری مدد کے سب سے اولین مستحق ہمارے قریب ترین رشتے دار بھائی بہن ہیں، اس کے بعد دیگر مستحقین۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ”اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو، بلکہ حقیقی نیکی اور نیکوکار وہ ہے جو اللہ، قیامت، فرشتوں، کتاب اور نبیوں پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ کی محبت میں اپنا پسندیدہ مال رشتے داروں، یتیموں، مساکین، مسافروں، سائلوں اور قیدیوں کو آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے“۔ (سورۃ البقرہ: 177)

ہمارا رویہ اور سوچ یہ ہے کہ ہماری زکوٰۃ ہمارے سگے بھائی کے لیے نہیں ہے چاہے وہ روٹی کے ایک ایک نوالے کو محتاج ہو۔ یہ منفی سوچ ہے۔

ہمارے مال کے انفاق و زکوٰۃ کا پہلا اور حقیقی مستحق ہمارا سگا بھائی ہے، اگرچہ وہ ضرورت مند ہو۔ رمضان میں مواسات یعنی ہمدردی خیرخواہی اور غم گساری و ایثار کا ایک پہلو یا شعبہ ہمارا کاروباری طبقہ ہے۔ تمام کاروباری حضرات کو چاہے وہ کسی پیمانے پر بھی کاروبار کرتے ہوں چاہے وہ سپر یا ڈیپارٹمنٹل اسٹور چلانے والے ہوں یا ریڑھی پر سامان فروخت کرنے والے۔ وہ مواسات اور جذبہ خیرخواہی کی نیت سے اس رمضان میں اشیائے خورونوش اور دیگر استعمال کی تمام اشیاء چاہے وہ کچھ بھی ہوں انہیں سستا کریں، قیمتیں کم کریں کم سے کم منافع پر اشیاء فروخت کریں۔

اس کے ساتھ ذخیرہ اندوزوں اور قیمتیں بڑھانے والوں کی حوصلہ شکنی اور بائیکاٹ کے ساتھ حکومت بھی ان ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو معاشی بدحالی مہنگائی سے اپنی پناہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے بھائیوں کی دل جوئی و ہمدردی کا جذبہ عمل عطا فرمائے۔ (آمین) ❁❁❁

دعائے مغفرت — انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ کراچی وسطی، بنوری ٹاؤن کے نقیب محترم انیس عرفان زبیری کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0333-2376390

☆ حلقہ کراچی وسطی، بنوری ٹاؤن کے رفیق محترم محمد عبدالحنان کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0334-3951216

☆ حلقہ کراچی جنوبی، ڈیفنس تنظیم کے معتمد نصیر مغل کے بڑے بھائی روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0300-2933734

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اولاد کے حقوق

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عام طور پر والدین کے حقوق پر زور دیا جاتا ہے یعنی اولاد کے فرائض میں والدین کی خدمت کا بہت ذکر کیا جاتا ہے، حالانکہ ترتیب زمانی کے اعتبار سے دیکھا جائے تو سب سے پہلے اولاد کے حقوق آتے ہیں جو بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک مدت کے بعد بچہ اس قابل ہوتا ہے کہ وہ والدین کے حقوق سے واقف ہو اور انہیں پورا کر سکے۔ تو اولاد کے حقوق سے واقف ہونا ماں باپ کا اوّلین فریضہ ہے۔

شادی ہو جائے تو میاں بیوی کو اولاد کی خواہش ہوتی ہے۔ اولاد کا دینا تو اللہ کا اختیار ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی سے اولاد کے لیے دُعا کرنی چاہیے کہ وہ انہیں صالح اولاد عطا فرمائے۔ اس سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کے الفاظ اس طرح ہیں: ﴿رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۝۱۰۰﴾ (الصّٰفّٰت) ’’اے میرے رب مجھے صالح اولاد عطا فرما۔‘‘

بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا اسلامی نام تجویز کیا جائے۔ نام بامعنی ہو۔ عبداللہ اور عبدالرحمٰن رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمائے ہیں، یعنی وہ نام جس میں اللہ کے نام کے ساتھ عبد آئے یعنی عبدالکریم‘ عبدالقادر وغیرہ۔ کیونکہ عبد لفظ عبادت سے ہے اور عبادت کا حق دار صرف اللہ ہی ہے۔ عبدالنبی اور عبدالرسول نام بھی درست نہیں۔ ساتویں دن سر کے بال اُتارے جائیں۔ عقیقہ کیا جائے یعنی بیٹی کی طرف سے ایک بکری اور بیٹے کی طرف سے دو بکرے ذبح کر کے ان کے گوشت سے عزیز و اقارب کی دعوت کی جائے اور انہیں اپنی خوشی میں شریک کیا جائے۔ حدیث میں ہے کہ بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہے جو ساتویں دن اس کی طرف سے ذبح کیا جائے گا اور اس کا نام رکھا جائے گا اور سر کے بال اتارے جائیں گے۔ (سنن ابی داوٗد‘ سنن الترمذی) یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کی عزت کرو، ان کے آداب بہتر بناؤ، اس لیے کہ تمہاری اولاد تمہارے لیے اللہ کا ہدیہ ہے۔

چھوٹے بچوں کے ساتھ پیار کرنا مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے نواسے نواسیوں سے پیار کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جو بڑوں کا احترام نہیں کرتا اور چھوٹوں کے ساتھ پیار نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے ’’عطیہ دینے میں اپنی اولاد میں برابری کرو اگر میں کسی کو کسی پر فضیلت دیتا تو عورتوں کو دیتا۔‘‘ (رواہ البیہقی)

بچپن ہی سے بچے کی تعلیم و تربیت کا اہتمام ہونا چاہیے۔ آغاز اسلامی تعلیمات سے ہو اور اسے نیک کاموں کی تلقین کی جائے اور برے کاموں سے روکا جائے۔ بچوں کو حلال روزی کھلانا والدین کی اولین ذمہ داری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو۔ اور اگر دس سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کے لیے مارو اور انہیں الگ سلایا کرو۔‘‘ (سنن ابی داوٗد‘ سنن الترمذی)

اس بات پر عمل کرنے کے لیے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود نیک کام کریں اور برائیوں سے بچ کر زندگی گزاریں۔ ہمیشہ سچ بولیں‘ جھوٹ سے گریز کریں‘ لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات انصاف پر مبنی رکھیں۔ کسی پر ظلم نہ کریں‘ حسد نہ کریں، جو روزی ان کو جائز طریقوں سے مل رہی ہے اس پر قناعت کریں۔ اگر روزی تنگ ہو تو اللہ تعالیٰ سے فراخی کی دعا کریں، کیونکہ روزی کا گھٹانا بڑھانا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب والدین نیکی پر گامزن ہوں گے تو ان کی اولاد انہی جیسے اعمال اپنائے گی۔ اگر ماں باپ خود ہی اپنے بچوں کو برا نمونہ پیش کریں گے تو وہ ان سے اچھے اعمال کی توقع کیسے کر سکتے ہیں۔ جب بچوں کی عمر روزی کمانے کی ہو جائے تو انہیں ایسا پیشہ اپنانے کی تلقین کی جائے جس میں ناجائز کا شائبہ نہ ہو۔ اگر باپ خود رزق حلال کا اہتمام کرے گا تو بچے بھی ایسا کریں گے جب کہ بچوں کو بتایا جائے کہ رزق حلال اس قدر ضروری ہے کہ حرام کمائی کے ساتھ کیے ہوئے نیک اعمال بھی بے کار ہو جاتے ہیں۔ جس شخص کا لباس حرام کمائی سے بنا ہوا ہو اُس کی نماز قبول نہیں۔ اس پر حد درجہ تاکید کی گئی ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ: جو شخص دور دراز کا سفر کر کے مقدس مقام تک پہنچے اور وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اس کی دعا بھی قبول نہ ہو گی۔ اس طرح حرام مال سے خرچ کیا ہوا صدقہ خیرات اور زکوٰۃ نامقبول ہے۔ حرام مال سے سحری اور افطاری کا سامان کیا جائے تو وہ روزہ نامقبول ہے۔

ان ساری اچھی تعلیمات کو موثر اس طرح بنایا جا سکتا ہے جب والدین خود ان پر عمل پیرا ہوں۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَہۡلِیۡکُمۡ نَارًا﴾ (التحریم:6) یعنی اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ کے عذاب سے بچاؤ۔ گویا انسان خود برے اعمال سے بچے اور پھر وہ اپنی ذمہ داری سمجھے کہ اسے اپنی اولاد کو بھی نیکی کی تلقین کرنا ہے۔ صرف اپنے آپ کو برے اعمال سے بچانا کافی نہیں۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جو والدین نماز کے پابند ہوں عام طور پر انہیں اپنے بچوں کو نماز کی پابندی کرانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی بلکہ جب وہ اپنے والدین کو نماز کی پابندی کرتے دیکھتے ہیں تو وہ بھی نماز کے پابند ہو جاتے ہیں۔ ماں کو نماز پڑھتے دیکھتے ہی بیٹیاں بھی اس کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہیں۔ باپ نماز کے لیے مسجد جاتا ہے تو چھوٹے بچے بھی ساتھ جانے کی خواہش کرتے ہیں۔ اگر والدین نے اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنانے کی کوشش نہ کی تو انہوں نے انہیں آگ سے بچانے کا کیا انتظام کیا؟

بچوں کی تعلیم بھی ضروری ہے لیکن اس تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے کیا جائے۔ قرآن کی عظمت ان کے دل میں بٹھائی جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات انہیں پڑھائی جائیں۔ نیک لوگوں کی زندگیوں کے حالات انہیں سنائے جائیں۔ بزرگوں کے سوانح حیات پر مشتمل کتابیں گھر میں رکھی جائیں۔ والدین خود بھی پڑھیں اور بچوں کو بھی پڑھائیں۔

شادی کا موقع آئے تو نیک خاندان میں ان کا رشتہ طے کیا جائے۔ دولت کی چاہت کرنا پسندیدہ نہیں۔ بیٹے کے لیے وہ لڑکی پسند کی جائے جو تقویٰ شعار اور پردے کی پابند ہو۔ اسلامی تعلیمات سے واقف اور صبر اور شکر کی عادت رکھنے والی ہو۔ چونکہ لڑکے لڑکی نے مل کر زندگی گزارنی ہوتی ہے اس لیے اگر وہ ایک جھلک ایک

دوسرے کو دیکھ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جب بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان کی شادی کر دی جائے۔ دیر کرنا پسندیدہ نہیں۔ نکاح سے پہلے دونوں کی واضح رضامندی حاصل کی جائے۔ لڑکی کا نکاح ولی کے بغیر نہ ہو۔ اگر والد زندہ ہو تو وہی ولی ہوگا۔ شادی سادگی سے ہو اور غیر اسلامی رسومات سے پرہیز کیا جائے۔ وہ شادی اچھی ہے جس میں کم از کم خرچ ہو۔ ہمارے معاشرے میں لڑکوں کو پسند کیا جاتا ہے اور لڑکیوں کو کم تر سمجھا جاتا ہے۔ یہ بہت برا ہے۔ لڑکی کو اللہ کی رحمت کہا گیا ہے۔ جو باپ اپنی ایک بچی کی اچھی تربیت کر کے اس کی شادی کر دیتا ہے تو اسے جنت کی بشارت ہے۔ سنن بیہقی میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ’’عطیہ دینے میں اپنی اولاد میں برابری کرو۔ اگر میں کسی کو کسی پر فضیلت دیتا تو عورتوں کو دیتا۔‘‘ بچیوں سے نفرت تو عرب کے جاہلی معاشرے میں تھی۔ یہاں تک کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا۔ ہمارے معاشرے میں خود ساختہ برے رسم و رواج کی وجہ سے بیٹی کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ یہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ اگر بیٹی کی شادی پر برات کا اہتمام نہ ہو اور نہ ہی جہیز دینا ہو تو یہ شادی تھوڑی رقم کے ساتھ انجام پا سکتی ہے۔ ان بُری رسموں کی وجہ سے آج بھی لڑکیوں کی پیدائش کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اور لڑکوں کی پیدائش پر خوشی منائی جاتی ہے کہ اس کی شادی ہوگی تو جہیز میں کافی سامان ملے گا۔ اولاد کی اچھی تربیت والدین کی ذمہ داری ہے۔ اولاد کی تربیت کے بارے میں والدین سے پوچھا جائے گا۔ حدیث میں ہے کہ تم میں سے ہر ایک راعی (ذمہ دار) ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں زیردستوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اولاد اپنے ماں باپ کی رعیت ہوتی ہے چنانچہ انہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی اولاد کی تربیت کیسے کی۔

اولاد اپنے والدین کی جائیداد کی وارث ہے کسی کو بھی وراثت کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی بچہ ماں باپ کا نافرمان ہو اور اس وجہ سے ماں باپ اسے اچھا نہ جانتے ہوں پھر بھی اسے والدین کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اولاد کو عاق کرنا اسلام میں نہیں ہے۔ ماں باپ کی وفات کے بعد ان کی جائیداد اولاد کو اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم کرنا فرض ہے۔ اس میں کوتاہی کی ہرگز گنجائش نہیں اگر کوئی شخص زندگی میں اپنی جائیداد تقسیم کرتا ہے تو بیٹے اور بیٹی کا حصہ برابر ہو گا۔ کیونکہ یہ وراثت نہیں ہبہ ہے۔

تنظیم اسلامی کا پیغام — تنظیم اسلامی — خلافت راشدہ کا نظام

رمضان المبارک کے دو متوازی پروگرام
دن کا روزہ، رات کا قیام

نمازِ تراویح مع

دورۂ ترجمۂ قرآنِ کریم

مدرس جناب **ڈاکٹر عارف رشید**

(صدر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور)

نمازِ عشاء 8:15

آیئے! نمازِ تراویح کے ساتھ قرآنِ حکیم کے پیغام کو سمجھیں تاکہ اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔

بمقام: مسجد جامع القرآن
قرآن اکیڈمی K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

خواتین کے لیے شرکت کا باپردہ اہتمام ہے۔

برائے رابطہ: 525 15 45 - 0306 0333 - 44 82 381

lahorewest@tanzeem.org
فون: 042-37520902, 0300-8496640
For further information visit
www.tanzeem.org

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے واقفیت کے لیے

بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے دو کتابچے ---- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

① عظمتِ صیام و قیامِ رمضان مبارک

قیمت: 100/- روپے

حدیث قدسی فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کی روشنی میں

② عظمتِ صوم

قیمت: 30/- روپے

امیر محترم کے حلقہ کراچی جنوبی کے دورہ کی روداد

امیر محترم نے 25 فروری 2023ء کو حلقہ کراچی جنوبی کا دورہ کیا۔ قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں صبح ناشتہ پر چیئرمین کورنگی ایسوسی ایشن آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری کی سید واجد حسین شاہ سے خصوصی ملاقات کی۔ ملاقات میں نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان جناب انجینئر نعمان اختر اور امیر حلقہ کراچی جنوبی ڈاکٹر محمد الیاس بھی موجود تھے۔ ملاقات میں پاکستان کے موجودہ حالات تفصیلی گفتگو کی۔ صبح 11:30 بجے قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں محمد انش صاحب پروٹو کال آفیسر سندھ گورنر ہاؤس سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں امیر محترم نے ان کے سامنے تنظیم کا تعارف پیش کیا اور مختلف دینی امور سے متعلق بات چیت ہوئی۔

سوا بارہ بجے امیر محترم نے نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان اور امیر حلقہ کراچی جنوبی کے ہمراہ مشیر خصوصی برائے رابطہ حلقہ کراچی جنوبی جناب عبد الرزاق کوڈواوی صاحب سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات اور عیادت کی۔

امیر محترم نے سہ پہر 03:00 بجے جامعہ کلفٹن میں مفتی کمال صاحب صدر مفتی جامعہ کلفٹن سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹے پر مشتمل رہی۔ امیر محترم کی طرف سے جماعت شیخ الہند اور تنظیم اسلامی، قرآن حکیم کی سورتوں کا اجمالی جائزہ، زندگی موت اور انسان، تعارف تنظیم اسلامی اور قرآنی ڈکشنری از لطف الرحمٰن صاحب پر مشتمل کتب انہیں پیش کی گئیں جس پر مفتی صاحب نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنی تحریر کردہ کتاب امیر محترم اور شرکاء کو ہدیتاً عطا فرمائیں۔ بعد نماز مغرب امیر محترم نے سینئر رفیق تنظیم اسلامی عبد الغفار کے بیٹوں سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات فرمائی اور تعزیت کی۔

خطاب عام امیر محترم، جامع مسجد طیبہ، کورنگی

25 فروری 2023ء بعد نماز عشاء امیر محترم نے جامع مسجد طیبہ، زمان ٹاؤن کورنگی میں خطاب عام فرمایا۔ مجلس کا آغاز حافظ اوّاب الطاف نے سورۃ الاعراف رکوع نمبر 3 کی خوبصورت تلاوت سے فرمایا۔ بعد از تلاوت امیر محترم نے ''حیا اور ایمان'' کے عنوان پر مفصل خطاب فرمایا۔ تقریباً 600 حضرات و 250 خواتین نے اس بابرکت محفل میں شرکت فرمائی۔

ذمہ داران حلقہ کراچی جنوبی کے ساتھ نشست:

26 فروری صبح 08:30 بجے قرآن اکیڈمی ڈیفنس کے لیکچر ہال میں حلقہ کراچی جنوبی کے تمام ذمہ داران کے ساتھ امیر محترم کی نشست ہوئی۔ امیر حلقہ کراچی جنوبی نے اپنی عاملہ اور مقامی امراء نے اپنے نقباء و معاونین کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ تقریباً 90 ذمہ داران اس پروگرام میں شریک ہوئے۔

26 فروری بروز اتوار 10:30 بجے صبح امیر محترم نے مسجد جامع القرآن ڈیفنس میں حلقہ کراچی جنوبی کے تمام رفقاء سے ملاقات کی۔ اس مجلس کا آغاز رفیق قاری امداد اللہ عزیز کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کے بعد نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان جناب انجینئر نعمان اختر نے امیر محترم کی رفقاء سے اس ملاقات کا مقصد بیان فرمایا۔ بعد ازاں امیر حلقہ کراچی جنوبی ڈاکٹر محمد الیاس صاحب نے حلقہ جنوبی کراچی کا تعارف پیش کیا۔ آپ نے حلقہ میں شامل علاقہ جات، رفقاء کی تعداد، امیر حلقہ کے معاونین اور مشیران، مقامی تناظیم کے امراء کرام کا تعارف کروایا۔ امیر محترم نے رفقاء کو چند نصیحتیں فرمائیں اور اپنا اصل نصب العین اُخروی نجات اور رضائے الٰہی کا حصول کو پیش نظر رکھنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ امیر محترم کی دعا پر یہ بابرکت محفل اختتام پذیر ہوئی۔

دوپہر دو بجے امیر محترم نے نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان، امیر حلقہ کراچی جنوبی اور مقامی امیر قرآن اکیڈمی تنظیم کے ہمراہ شاہد حسین صاحب کی عیادت کی۔

حلقہ قرآنی میں باقاعدگی سے شرکت کرنے والے احباب کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں مدعو کیا گیا تھا۔ عصر سے مغرب تک شرکاء کے تعارف کا سیشن کیا گیا اور نماز مغرب کے بعد ''اجتماعیت کی ضرورت و اہمیت'' پر امیر محترم نے بیان فرمایا۔ اس محفل میں تقریباً 40 سے زائد احباب نے شرکت فرمائی۔

عشاء کی نماز کے بعد آئمہ مساجد اور علماء کرام سے امیر محترم کی غیر رسمی ملاقات عشائیہ پر ہوئی جس میں نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان، امیر حلقہ کراچی جنوبی، امام مسجد قرآن اکیڈمی جناب قاری امداد اللہ عزیز صاحب، اور ناظم نشر و اشاعت جناب کمانڈر سرفراز احمد نے بھی شرکت فرمائی۔ ڈیفنس، کلفٹن اور کورنگی سے تعلق رکھنے والے علماء و آئمہ مساجد اس موقع پر موجود تھے جن کی تعداد 12 تھی۔ امیر محترم نے علماء کرام کے سامنے امت کی زبوں حالی پر اپنا درد دل رکھا اور علماء کرام سے قابل توجہ امور کے حوالے سے اصلاح و راہنمائی فرماتے رہنے کی استدعا فرمائی۔ علماء کرام نے اس قسم کی ملاقات پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ امیر محترم کی طرف سے آئمہ کرام کو کتابوں کا ہدیہ پیش کیا گیا جن میں قرآن حکیم اور ہم، نبی اکرم ﷺ سے تعلق کی بنیادیں، اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ شامل تھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے مساعی کو درجہ قبولیت عطا فرمائے اور ہمیں آخری سانس تک اخلاص کے ساتھ اپنے دین کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین! (رفیق تنظیم)

امیر تنظیم اسلامی کا دورہ حلقہ ملاکنڈ

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ 11 مارچ 2023ء کو صبح 7 بجے چکدرہ پہنچ گئے۔ امیر حلقہ جناب ممتاز بخت نے ان کا استقبال کیا۔ امیر محترم وہاں سے سیدھے سابقہ ناظم حلقہ جناب احسان الودود کی عیادت کے لیے ان کے گھر ملاکنڈ پہنچے۔ امیر تنظیم نے صبح 9 بجے گورنمنٹ ہائیر سکینڈری سکول ملاکنڈ میں سینئر طلبہ اور اساتذہ سے خطاب کیا۔ خطاب کا موضوع تھا ''مسلمان نوجوان''۔ خطاب کے بعد سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ اس کے بعد امیر محترم نے ڈسٹرکٹ بار روم تیمر گرہ پہنچ گئے جہاں پر بار کے صدر طارق خان ایڈووکیٹ نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ یہاں پر امیر تنظیم نے ''پاکستان کے موجودہ حالات اور اس کا حل'' کے عنوان پر خطاب کیا۔ جس میں لگ بھگ 180 وکلاء شریک ہوئے۔ امیر محترم کا تیسرا اہم خطاب دیر سٹوڈنٹس ہاسٹل تیمر گرہ میں تھا۔ جہاں پر استقبال رمضان کے نام پر اسلامی جمعیت طلبہ نے ایک تقریب کا انعقاد کر رکھا تھا۔ امیر محترم نے اسی موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ تقریباً 180 طلبہ نے امیر محترم کا خطاب سنا۔ بعد میں امیر محترم نے بعض طلبہ کے جانب سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی دیے۔

امیر محترم نے رات کو قیام حلقہ مرکز ڈیر تیمر گرہ میں کیا۔ صبح بعد از نماز فجر امیر محترم نے مقامی جامع مسجد ڈبر میں ''انذار و بشارت'' کے عنوان پر درس حدیث دیا۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے حلقہ مرکز میں مقامی امراء و نقباء کے ساتھ ایک نشست ہوئی جس میں کچھ احباب نے بھی شرکت کی۔

امیر محترم نے شرکاء کی جانب سے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد امیر محترم نے رفقاء سے مختصر خطاب بھی کیا۔ چائے کے وقفہ کے بعد امیر محترم ذمہ داران حلقہ سے ملاقات کی۔ ان کا تعارف حاصل کیا اور ان کے سوالات کے تفصیلی جوابات دیئے۔

دوپہر ایک بجے امیر محترم پشاور کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اس دورہ میں نائب ناظم اعلیٰ خیبر پختونخوا محترم گل رحمٰن اور امیر حلقہ ملاکنڈ محترم ممتاز بخت بھی امیر تنظیم کے ساتھ رہے۔

اللہ تعالیٰ امیر محترم کے اس کاوش کو پوری ملک میں اقامت دین کا ذریعہ بنائیں۔

آمین ثم آمین (رپورٹ: محمد سعید، ناظم نشر و اشاعت، حلقہ ملاکنڈ)

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیراہتمام مختلف حلقہ جات میں حیا اور ایمان مہم (منعقدہ 26 فروری 2023ء تا 7 مارچ 2023ء) کی تکمیلی رپورٹس

مرتب: محمد کلیم قادر/ وقار احمد

حلقہ سرگودھا

حلقہ اور مقامی تناظیم کے ذریعے 20000 سہ ورقہ (بروشر) تقسیم کیے گے۔ میانوالی تنظیم نے نجی کالجز کے باہر بروشر تقسیم کیے۔ سرگودھا، جوہرآباد اور میانوالی ضلع میں تناظیم اور حلقہ کی سطح پر 150 پول ہینگرز اور رکشہ فلیکس نمایاں جگہوں پر آویزاں کیے گے۔ حلقہ کے زیراہتمام 26 فروری 2023 کو جوہرآباد کے مقام پر ریلی کے انعقاد کا پروگرام طے کیا۔ لیکن ضلعی انتظامیہ نے اجازت نہ دی۔ جس پر متبادل طور پر بازاروں میں صرف پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔ رفقاء تنظیم نے 250 علماء اور خطباء مساجد سے ملاقاتیں کر کے انہیں امیر محترم کا خط اور سہ ورقہ پمفلٹ پیش کیے۔ مسجد جامع القرآن سرگودھا اور مسجد بیت المکرم میانوالی میں خصوصی خطابات جمعہ ہوئے۔ مسجد جامع القرآن سرگودھا اور جوہرآباد میں رفقاء کو اجتماعی طور پر امیر محترم کا خطاب جمعہ ”کیا ہماری غیرت زندہ ہے“ اور کراچی کامیٹ دی پریس پروگرام بذریعہ ملٹی میڈیا سماعت کروایا گیا۔ میانوالی تنظیم کے امیر نے اپنے معاونین کے ہمراہ میانوالی کے چار مخلوط نظام تعلیم والے اداروں کے سربراہان سے ملاقاتیں کر کے حیا اور ایمان مہم کا تعارف پیش کیا اور کلاس رومز میں طلبہ سے بات کرنے کی اجازت ملنے پر طلبہ پر بھی حیا اور ایمان کا پیغام واضح کیا ما بعد چھٹی کالجز کے باہر طلبہ میں تنظیمی لٹریچر تقسیم کیا۔ (رپورٹ: امیر حلقہ رفیع الدین شیخ)

حلقہ حیدرآباد

مساجد، اور گھروں میں 13 ہزار سہ ورقہ (بروشر) تقسیم کیے گئے۔ حیدرآباد، ٹنڈوآدم، نواب شاہ اور ماتجھن میں مظاہرے کیے گئے۔ ان مظاہروں اور اہم شاہراہوں پر 40 بینرز اور 60 ٹی بورڈ استعمال کیے گئے۔ 95 علماء کرام، مساجد اور مدارس کے آئمہ کو امیر محترم کے خطوط دیئے گئے۔ مسجد جامع القرآن حیدرآباد میں حیا اور ایمان مہم کے عنوان سے خطبہ جمعہ دیا گیا۔ (رپورٹ: رحیم بیگ مرزا، ناظم نشرواشاعت حلقہ)

حلقہ کراچی شمالی

مساجد اور عوامی مقامات پر 27500 سہ ورقہ (بروشر) تقسیم کئے گئے۔ مقامی تناظیم کی طرف سے شہر کی اہم شاہراہوں اور مظاہروں میں 155 بینرز اور 75 پول ہینگر، بل بورڈ، رکشہ فلیکس اور ٹی بورڈ استعمال کیے۔ علماء کرام سے ملاقاتیں کر کے ان کو امیر محترم کے 421 خطوط پہنچائے گئے۔ تین تناظیم میں خطباء حضرات نے حیا اور ایمان مہم پر گفتگو کی۔ مساجد کے باہر اور وین کارنر میٹنگ کی گئی۔ حلقہ کی سطح پر 4 مارچ کو دو مقامات پر مظاہرہ بھی ہوا۔ (رپورٹ: ذیشان حفیظ خان، ناظم نشرواشاعت حلقہ)

حلقہ پنجاب جنوبی

تقریباً 20000 سہ ورقہ (بروشر) تقسیم ہوئے۔ 126 پول ہینگرز، بینرز، رکشہ فلیکس، بل بورڈز اور ٹی بورڈز استعمال ہوئے۔ تین معروف چوکوں پر مظاہرے بھی کئے گئے۔ علماء کے نام امیر محترم کے 500 خطوط پہنچائے گئے۔ حیا اور ایمان مہم کے حوالے سے 20 تنظیمی وغیر تنظیمی مساجد میں خطبات جمعہ ہوئے۔

(رپورٹ: امیر حلقہ مرزا قمر رئیس بیگ)

حلقہ ساہیوال ڈویژن

10000 سہ ورقہ (بروشر) تقسیم ہوئے۔ 6 تحریروں پر مبنی 40 پول ہینگرز، رکشہ فلیکس، بل بورڈز، ٹی بورڈز اور 07 بینرز کے سیٹ استعمال ہوئے۔ 04 مقامات پر مظاہرے بھی ہوئے۔ علماء کے نام امیر محترم کے 100 خطوط دیے گئے۔ 10 مساجد میں حیا اور ایمان مہم کے حوالے سے خطابات جمعہ ہوئے۔

(رپورٹ: امیر حلقہ ملک لیاقت علی)

حلقہ بلوچستان

بڑی تعداد میں سہ ورقہ (بروشر) تقسیم کیے گئے۔ مظاہرہ کیا گیا جس کی مقامی میڈیا میں بھرپور کوریج ہوئی۔ مختلف مقامات پر پول ہینگرز، رکشہ فلیکس، بل بورڈز اور بینرز بھی آویزاں کیے۔ (رپورٹ: اقتدار احمد خان، ناظم نشرواشاعت)

رمضان، قرآن اور مسلمانانِ پاکستان

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

کے چند فکر انگیز خطابات پر مشتمل کتاب

جس میں رمضان المبارک اور قرآن حکیم کے باہمی تعلق کی وضاحت کے ساتھ ساتھ قرآن میں خاص طور پر مسلمانانِ پاکستان کے لیے موجود عملی راہنمائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

سفید کاغذ | دیدہ زیب ٹائٹل | مضبوط جلد

صفحات: 208 | قیمت: 600 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

0301-111 53 48 maktaba.com.pk

Email:maktaba@tanzeem.org

agreement' signed between the two countries in April 2001 as well as another accord reached in May 1998.This latter agreement related to boosting economic, commercial, investment, technical, scientific, cultural, sports and youth affairs cooperation.The agreement has much broader regional implications.

It has been a decades-long policy of the American imperialists and Zionist colonialists to keep Saudi Arabia and Iran brawling with each other as enemies.The Iran-Saudi agreement has put paid to this disruptive tactic.It must be pointed out that the agreement to restore diplomatic ties does not mean all differences between the two sides have disappeared. What is important in international relations is to keep the channels of communications open in order to help facilitate dialogue and understanding. It also helps to keep the arrogant disruptive powers at bay.

If the agreement between Iran and Saudi Arabia is properly implemented, it will deal a major blow to the US-Zionist disruptive machinations.The global architecture is fast changing and the US is no longer in the driving seat. This was also on display with the Saudi Foreign Minister Faisal bin Farhan visiting Moscow the same day as the Iran-Saudi agreement was announced in Beijing. He had gone to brief Russian officials, rather than the Americans!

Source: *Adapted from: https ://crescent. icit-digital.org/articles/chinese-brokered-iran-saudi-agreement-slap-in-the-face-of-us-zionists*

گوشۂ انسدادِ سود

سود کی حرمت کے حوالے سے اعتراضات اور اُن کے جوابات

تیرہواں اعتراض: سود اصل میں افراطِ زر (Inflation) کی وجہ سے روپے کی قدر (Value) میں کمی کی تلافی کا ذریعہ ہے۔

جواب: افراطِ زر کی بنیادی وجہ بھی سود ہی ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ سود ہی کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ اور لوگوں کی قوتِ خرید میں کمی واقع ہوتی ہے۔ پھر یہ سود ہی ہے جو سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کر کے اشیاء کی پیدائش (Production) پر قدغن لگاتا ہے جس سے رسد (Supply) میں کمی آتی ہے اور اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ سود کے خاتمے کے بغیر افراطِ زر کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔

بعض ماہرین کی رائے تھی کہ عمومی اضافے (General Indexation) کے ذریعے افراطِ زر کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی دل چسپی سے خالی نہ ہوگی کہ جن ملکوں نے افراطِ زر کا علاج عمومی اضافے (General Indexation) میں سمجھا انہیں کامیابی تو نہ ملی مگر افراطِ زر میں اور اضافہ ہی ہوا۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ افراطِ زر صرف قرض خواہ کو متاثر نہیں کرتا بلکہ معاشرے کے دیگر افراد کو بھی متاثر کرتا ہے۔ معاشرتی عدل کا تقاضا ہے کہ تمام متاثرین کو تحفظ دیا جائے۔ لیکن اعتراض کرنے والے صرف سود خور سرمایہ داروں کے مفادات کا رونا روتے ہیں۔ پھر سوچنے کی بات ہے کہ کیا افراطِ زر مقروض کے کسی عمل کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ سود لے کر اسے ہی سزا دی جائے؟

روپے کی قدر میں کمی کا سہارا لے کر جو لوگ سود خوری کا جواز فراہم کرتے ہیں کیا وہ اس بات پر راضی ہوں گے کہ جب قیمتوں میں کمی واقع ہو جائے تو قرض دار سے کم رقم وصول کریں؟

بلا سود قرض دینا ہمارے دین میں ایک نیکی ہے اور اگر روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے قرض خواہ کو نقصان ہوتا ہے تو آخرت میں اس کا بھی اجر ملے گا۔ البتہ اگر قرض خواہ روپے کی قدر میں کمی کے نقصان سے بچنا چاہتا ہو تو اس کا حل یہ ہے کہ قرض' روپے کی بجائے کسی جنس مثلاً سونے یا چاندی کی صورت میں دے دیا جائے۔

بحوالہ ''سود: حرمت، خباثتیں، اشکالات''، از حافظ انجینئر نوید احمدؒ

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 335 دن گزر چکے!

Chinese-brokered Iran-Saudi agreement slap in the face of US, Zionists

Joe Biden's ears must still be ringing after the proverbial slap the Chinese delivered by brokering an agreement between Iran and Saudi Arabia to restore diplomatic relations. A few days later, King Salman of Saudi Arabia extended a formal invitation to the Iranian president, Ebrahim Raisi, to visit Riyadh, which the Iranian president has accepted.

The intense but secretive negotiations held in Beijing lasted five days.The March 10 announcement not only surprised seasoned observers but also left the Americans shell-shocked. They had no clue what was underway until the announcement was dropped like a bomb shell. Tehran was represented in the talks by the Secretary of Iran's Supreme National Security Council (SNSC) Ali Shamkhani. The Saudi side was led by their national security adviser Musaid Al Aiban.The talks were facilitated by the director of the Office of the Central Foreign Affairs Commission of the Chinese Communist Party Wang Yi. It needs recalling that diplomatic ties were severed by Saudi Arabia following anti-Saudi protests in Tehran in January 2016, in which Protesters caused damage to the Saudi embassy. The protests were held after the Saudis' execution of Sheikh Nimr al-Nimr, a prominent Shia scholar.

The Iran-Saudi agreement struck in Beijing once again proved that the US no longer calls the shots in international relations.While Iran broke off US shackles with the success of the Islamic revolution in February 1979, the Saudis were until recently still taking orders from Washington. No more, it seems.

Before the March 10 agreement, most observers were expecting talks between Saudi and Iranian diplomats would be held in Baghdad which had facilitated five rounds of talks since April 2021. There were even hints that the foreign ministers of the two countries might soon meet in Baghdad. Both Iran and Saudi Arabia thanked Ir aq and Oman that had facilitated interaction between the two countries. The Iran-Saudi talks came about after a meeting between Iranian President Ebrahim Raisi and his Chinese counterpart Xi Jinping in Beijing last month. "As a result of the talks, the Islamic Republic of Iran and the Kingdom of Saudi Arabia agreed to resume diplomatic relations and re-open embassies and missions within two months," the joint statement said.It was also announced that foreign ministers of the two countries will meet to "implement this decision and make the necessary arrangements for the exchange of ambassadors."

The joint statement said Iran and Saudi Arabia will respect each other's national sovereignty and refrain from interfering in the internal affairs of one another. There was also a surprising reference to a 'security cooperation

Vol: 32 Regd. No. C.P.L NO.114 No.13

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore